یعنی خان بہادر ماشاء اللہ
تن لوح فضل خلاق میں زبان سے

چشم بد دور

۱۳۰۳ احسن

ایں ثمر است نام نامی
تنبیہ صفیر بلگرامی

بارباب سخن
فیض بہاد

مطبع محمدی پٹنہ میں باہتمام سید محمد فضل کریم الحسینی کے چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آزاد ہوں اور شاعر نامی ہوں میں — فردوسی وقت و رشک جامی ہوں میں
غالب سے بھی ہی دعوائے تلمذ باطل — استاد صفیر بلگرامی ہوں میں

آج رسالہ مرقع فیض سرتاسر میری نظر سے گذرا یہ تحریر بینظیر
نام سے نواب سید تجمل حسین خان صاحب عرف سلطان مرزا
المتخلص بسلطان کے مطبع نور الانوار واقع آرہ میں بہ
کتابت فرزند احمد صاحب صفیر مالک مطبع مذکور کے
چھپکر شائع ہوئی ہے اس ہزبان سرائی اور ہرزہ

دراصل مین لوگون کی صحبت اوقات ضائع ہوئی ہے شاید
یہ رسالہ بجواب چند غزلہای مشاعرہ موسوم بہ گلدستہ تحفہ انکی خود
میر صاحب موصوف نے لکھکر چھپایا ہے کیا ہی مہمل سے الا یا نوا سب
سید تجمل حسین خان عرف سلطان صاحب سے اور راقم سے تحریر و کچھ
ملاقات ہی مین اونکے حسن اخلاق تہذیب ذاتی خوبی سخنوری جوہر
علم مذاق شاعری بندش معانی بلاغت الفاظ لطافت ذہن
پاکیزگی عبارت عمدگی تحریر حسن معانی مشق سخن رسائی فکر متانت
مضامین سے بخوبی واقف ہون + اونکی کیا بات ہے مگر رسالہ مرقع فیض کی
جیسی مہمل عبارت اوسکی ترکیب کی سستی الفاظ کی پراگندگی
اور مضامین کی ژولیدگی ہے اوس سے کوئی فہیم یہہ
نہین کہہ سکتا ہے کہ اس رسالہ کے مولف سلطان صاحب
باغور و توقیر ہین بلکہ اوسکی سست بودی اور دیکھا عبارت سے صاف
ہویدا ہے کہ مصنف اس عجالہ کے خود میر فرزند احمد صاحب مصنف ہین

جنہون نے اپنی تعریف اور توصیف خود کی ہے اور اس تصنیف
کثیف مین اپنی والا منشی کی داد دی ہے کتاب مذکور گو جناب سلطان
صاحب کے نام سے چھپی ہے مگر وہ بات نہ چھپی بھلا کہان سلطان
صاحب سا عالی دماغ نیک ذات والا صفات اور کہان یہ بیدماغی
کج بحثی کی تحریر واہیات خرخرفات × کہان سلطان صاحب سا عاقل
نازک طبیعت آرام طلب کہان یہ جاہلانہ تحریر شخص کی مصنوعی
خطوط اور اشعار اور احوال غلط کے جمع کرنے کا رنج و تعب
علاوہ ان سب قیاسات کے جو سب بالیقین ہین عند الملاقات
خود سلطان صاحب نے میرے ایک دوست سے فرمایا سخن راست
اونکی زبان مبارک پر آیا کہ مرقع فیض نہ میری تالیف نہ میری
تصنیف نہ مین اون لوگون سے آگاہ جنکی نسبت میان صفیر نے
اسقدر زبان درازی کی ہے اور نہ مین صفیر کو ایسا سمجھتا ہون
جسقدر اونہون نے اپنی تعریف خود اپنے ہاتھ سے لکھکر

چھاپہ خانہ مین چھاپ دی ہے بلکہ اونہون نے یہ بھی
فرمایا کہ میان صفیر نے اچھا نہین کیا کہ اس رسالہ
کو میرے نام سے منسوب کیا مجکو میرے احباب اور دوستون کے
محجوب کیا اس گفتگو سے صاف ظاہر ہوا کہ رسالہ رقع بعض
سلطان صاحب کی تالیف نہین ہے یہ میان صفیر کی
ہی جسکے ہر فقرہ مین دوسرونکی مذمت اور اپنا بیان بغرض
توقیر ہے شعر واہ کیا خوب ای صفیر نکو
خود بنے اپنے منہ میان مٹھو لیکے یہ سالہ چھاپا ازرا
ہوا دوستون کا دل اسکو دیکھکر شاد ہوا اسلئے
میان صفیر صاحب مین آپ کو مخاطب کر کے کہتا ہون
حسبتہ للہ انصاف کا کلمہ زبان پر لاتا ہون کہ آپ حد سے
زیادہ بڑھ گئے لوگون کی نظرون پر چڑھ گئے اب آپ کی
کہانے گا بڑی زک اوٹھائے گا جن حضرات کا

ذکر جب آپ کی مرقع فیض مین لکہا ہے اونسے اور بیاز مند
سی ملاقات ہی اون سبکی نسبت تلمذ اپنی طرف کرنا یہ آپ کا
ادعای محض اور غلط بات ہی آپ نے جو اسقدر اپنی اوستادی
کی اعلان اور شیوعمین کوشش فرمائی ہے اسی سی صاف ظاہر ہے
کہ آپکو مطلق کہی قسم کی قابلیت اور لیاقت نہین ہے ناحق

بیہودہ سرائی ہی قطعہ	آن کس کہ بداند و بداند کہ بداند
اسپ خرد خویشتن با فلاک ساند	وانکس کہ بداند و بداند کہ بداند
آن ہم خرک لنگ بمنزل برساند	وانکس کہ ندانند و بداند کہ بداند
در جہل مرکب ابدالدہر بماند	آپ آخرالذکر شعر کے مصداق

ہین ہ جہل مرکب مین شہرہ آفاق ہین خدا کیواسطے انصاف
کیجیے کسی شاعر نے بہی زبردستی لوگون کو اپنا شاگرد بنایا ہے
للہ کہیے کسی نے بہی سلف سی آجتک اپنی تعریف اپنی ہاتہ سی
لکہکر لوگون کو اپنا شاگرد قرار دیکر اونکی اسم نویسی کر چہپوایا ہے

میان صفیر آپ یہ نہین کہہ سکتے کہ مرقع فیض ہماری تالیف نہین
ہے اور اوسکی کاپی خود آپ کے ہاتہہ کی لکہی ہوئی نہین ہے
صفت آپ نے برا شیوہ اختیار کیا اپنے کو بیٹہے بٹہائے ناحق
رسواے کوچہ وبازار کیا مجکو آپ کی ساری حقیقت معلوم ہے
آپکے دروغ بیفروغ کی تمام پٹنہ مین دہوم ہے چونکہ مجکو
اس تحریر سے آپکی تنبیہہ مقصود ہے اسلئے مین اپکے
مرقع کی عبارت کو جابجا سے لکہہ کر بہ لفظ تنبیہہ اوسکی تردید
کرتا ہون جو میرے سامنے اسوقت موجود ہے ناظرین بالتمکین
قولہ سے عبارت مرقع فیض مرادلین اور ضمیر غائب کو اوسکے
راجع بجانب صفیر سمجہین ×

عبارت مرقع فیض

قولہ وہ (یعنی میر فرزند احمد صفیر) وہ اوستاد کامل الفن
اوستاد سخن میر خاطر شاد جگت اوستاد فیض

بخشش عالم میں کو جنکے فیض روز افزون نے ایک
عالم کو سخنور بنا دیا*

تنبیہ

بعض یار استاد ہونے ہی کا تمہارا محض ایک باطل خیال ہے
کامل الفن ہونا تو بہت امر محال ہے + ادب امور سخن لکھکر
شاید جناب الاشفاق بکمالات انتساب مولوی خواجہ
سید محمد فخر الدین حسین خان صاحب بہادر سخن دہلوی سے
ایسے ہو* مدبر خاطر شاد کی مہمل ترکیب جناب مستغنی عن الالقاب
مخدوم الوداد مولوی میر علی محمد شاد کیواسطے کھینچ تان کر
عبارت میں لاے ہو یہ تمہاری ناحق کوشی محسن کشی اور
احسان فراموشی ہے کہ ایسے حضرات عالیہ درجات کے
نسبت ایسے کلمات بے ادبی کے تحریر کرتے ہو جنہون نے
برسون تمکو لکھایا پڑہایا شعر کہنا سکھایا چھوٹا مُنہ بڑی بات

خدا سے بھی نہین ڈرتے ہو جگت اوستاد کا کیا فقرہ

لکھا میان پیر ہو اور مولا بخش سے بھی اپنا مرتبہ بڑہا دیا

(ایک عالم کو سخنور بنا دیا) اسنے ادہر ہی فرا دیا کیونکہ

عالم مین وہ لوگ بھی ہین جسکو آپ نے جہوٹ یا سچ

اپنا اوستاد قرار دیا ہے تو گویا آپ نے اونکو بھی سخنور بنایا

ورنہ وہ بیچارے کیا تھے آپ اپنے اوستادون کے

بھی اوستاد ہوئے شاباش مرحبا خوب ہی فقرہ سنایا

عبارت مرقع فیض

قولہٗ خواجہ سید فصیح الدین رنجیین سخن مُنصف جموی مونگیر

اصل سودہ سرورش سخن مین مدح حضرت صغیر مین یون

رطب اللسان ہوئے ہین ✤ ثنا مین اونکی بجاہی اگر صغیر و کبیر

ہزار صفحۂ کاغذ کیا کرین تحریر ✤

تنبیہ

جناب منصف صاحب بہادر ہیں اور مجھہ سے بہت دنون سے
غایت درجہ کی ملاقات اور محبت ہے وہ حضرت نواب اسد اللہ خان
غالب مرحوم کے نواسے اور اونہین کے ارشد تلامذہ سے
مین جب اونھون نے ۱۲۸۰ ہجری مین سروش سخن تصنیف
فرمائی تو اوُن دنون کمترین کو آرہ مین شغل طبابت اور منصف
صاحب بہادر کو شغل وکالت تہا سروش سخن کے مسودہ صاف
کرنے کیواسطے اونکو ایک نقلنویس کی ضرورت ہوئی اسلئے کہ اصل
کتاب کا تحریر کرنا اور پہر اوسکا صاف کرنا جناب خواجہ صاحب پر
گران گذرتا تہا اسکا ذکر اونہون نے مجھہ سے فرمایا کہ اگر کوئی
کاتب ملتا تو سروش سخن کا مسودہ اوس سے صاف لکہواتے چونکہ
آپ کا حال مجکو معلوم تہا کہ آپ ۲ جزو کی اجرت پر کتابون کی
نقل کیا کرتے تہے اور ابتک بھی یہی مشغلہ آپ کا ہے اسلئے
مین نے آپ کا ذکر خیر جناب منصف صاحب بہادر سے کیا

کہ میرے فرزند احمد صاحب ایک شریف زادے زمانہ کے ہاتھہ
سے تنگ ہین میرے شفیق یکرنگ ہین اونسے یہ خدمت لیجیے
مجھی اور اونہین دونون کو ممنون منت کیجیے خواجہ صاحب ممدوح
نے آپ کو میری ذریعہ سے طلب فرمایا اور آپ کی قدر افزائی
کرکے آپ کو فی جزو ۴ ر اجرت پر اپنی کتاب کے مسودہ کو صاف کرنیکو
حکم دیا + آپ دو تین جزو دن بہر مین صاف کرلاتے تھے مزدوری
لیکر گہر کو جاتے تھے کبہی مزدوری سے زیادہ بہی لے لیتے تھے
منصف صاحب بہادر ازراہ مروت علی الحساب بہی دیتے تھے مثل
مشہور ہے کہ تا مصنفش زندہ است تصنیفش ناتمام + جو جزو آپ صاف
کرکے خواجہ صاحب کے حضور مین پیش کرتے تھے وہ پہر درست کر
کرتے مسودہ کرڈالتے تھے اور آپ کو پہر صاف کرنیکو دیتے تھے یہانتک
کہ آپ نے اوس کتاب کے مسودہ کو اسقدر صاف کیا کہ اپکو بہی عبارت
مقفے اور مسجع لکہنے کا ڈہنگ معلوم ہوگیا اور آپ نے بہی اونکا خیال

کا اردو ترجمہ بمدد جناب خواجہ صاحب ممدوح الصدر لکہنا شروع
کیا اور بحضور خواجہ صاحب واسطے اصلاح اوس ترجمہ کے رجوع کیا چونکہ
منصف صاحب ممدوح کو بوجہ تصنیف کرنے کتاب کے فرصت بہت
کم رہتی تہی اور شغل وکالت بہی تہا اسلیئے منصف صاحب نے آپ کے
بوستان خیال کے ترجمہ کی اصلاح اتوار کے روز مقرر فرمائی
ہر یکشنبہ کو آپ دو تین جزو بوستان خیال کے لاتے تہے اور
منصف صاحب اوسکو دیکہکر جابجا درست کرکے بتلاتے تہے +
بلکہ آپ جناب والا صفات حضرت خواجہ سید محمد فخر الدین حسین خان
بہادر سخن دہلوی کے ملازم اور شاگرد تہے اور وہ صرف آپ
کے خاندان اور آپ کے بزرگون کی ملاقات سابقہ کی جہت سے
آپ پر توجہ بلیغ فرماتے تہے اسوجہ سے شاید مسودہ کے کچہہ جزو آپ
اپنی چالاکی سے لے گئے ہون اور اوسمین خود تصرف کرکے اپنے
خودستائی کی ہو تو کچہہ دور نہین ہے ورنہ آپ اس لائق نہ تہے

اور نہ اب ہین کہ کوئی شخص آپ کی مدح سرائی کرے یا آپ کی
دوستی کا دم بھرے +

عبارت مرقع فیض

قولہ محمد ہاشم نے ایک مجموعہ نادر موسوم بہ نشان فیض جمع
کرنا شروع کیا ہے جسمین حضرت کے شاگردان کی استاد شاگردی
یعنی خطوط وغیرہ موجود ہین ×

تنبیہ

کون محمد ہاشم ہان ہان وہ گورا سا ایک لڑکا بھوری بھوری
آنکھین وہ تو شاید آپکے بھائی ہین خیر وہ کیا اور اونکا رسالہ
کیا مگر مجھکو حیرت یہ ہی کہ شاگرد بنانے کے واسطے اسقدر اہتمام
کیون ہے سلف سے آجتک بڑے بڑے شعرای نامی گذرے
مگر کسینے زبردستے کسیکو شاگرد بنانے مین معرکہ آرائی نہین کی
آپ کو اسمین کلام کیون ہے × ہمارے تو اسوقت بھی سیکڑون

شاگرد موجود ہین مگر واللہ جو ہم اونکی شاگردی کو ذریعہ
افتخار اور بلند نامی کا اپنی سمجھتے ہون یا ہم اونکو شاگرد کہکر مخاطب
بہی کرتے ہون بلکہ ہم تو یہ سمجھتے ہین کہ وہ حضرات ہماری دلی دوست
مہربان اور شفیق ہین اپنی عنایات سے شاعری مین ہمسے مشورہ لیتے
ہین ہم جادہ پیمائی مراحل سخنوری مین اونکے رفیق ہین نہ حضرت
اوستاد ہونا آسان نہین بہت ہی مشکل جو جو اوستادی کا دعوے
کرتا ہے وہ احمق ہے جاہل ہے + اسوقت جناب خواجہ سید محمد فخرالدین خان
صاحب بہادر سخن دہلوی کا ایک مقطع مجہی یاد آیا ہے سبحان اللہ کیا خوب
فرمایا ہے سخن دہلوی × آپ جو اپنے کو خود اوستاد کہتا ہی سخن
عمر بہر آتا نہین کچہہ ایسی ہی اوستاد کو + چند مثنویان اور مسودہ فیض صفیر
اور ترجمہ بوستان خیال اور چند غزلین جو آپ کے دیوان ضغیر بلبل
مین موجود ہین اور جن پر آپنے حضرت خواجہ صاحب سے اصلاح لی ہے
وہ سب اوراق میری نظر سے گذرے ہین مگر مین نے کبہی خواجہ صاحب

کو یہ فرماتے نہین سنا کہ صفیر میرے شاگرد ہین بلکہ اگر اُن
سے کہا کہ صفیر تو آپ کے شاگرد ہین تو اونہون نے یہی فرمایا
کہ وہ میرے شفیق مہربان اور عنایت فرما ہین شاگردی اور اُستادی
کا کیا مذکور ہے وہ میرے قدیم آشنا ہین۔ اللہ اللہ اُسکو کہتے ہین
قابلیت اور کمال فن کہتے ہین کہ با وجود اسقدر فضل و کمال کے
کسقدر انکسار ہے کہ شاگردون کو اپنی برابر بلکہ اپنے تئین اُنسے
کمتر سمجھتے ہین۔

عبارت مرقع فیض

قولہ فصل اول مین ذکر اسماے اُستادان حضرت صفیر و مقام تعلیم

تنبیہ

یہہ عنوان سرخے کا ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے معاذ اللہ۔
بلا تشبیہہ نقل کفر کفر نباشد کسی پیمبر کا کوئی احوال لکھے یا پرنس
آف ویلیس یا ڈیوک آف اڈمبرا کا سوانح عمری کوئی شخص تحریر کرنے

عبارت مرقع فیض

قول جناب سید محمد مہدی خبر بلگرامی سے آرہ میں الا لعلی سحر سے لکھنؤ میں مرزا دبیر صاحب سے لکھنو و پٹنہ و آرہ میں اسد اللہ خان غالب سے دہلے میں حضرت صفیر نے نظم و نثر فارسی اردو وغیرہ کی تعلیم پائے ×

تنبیہ

اس تحریر سے معلوم ہوا کہ میاں صفیر حضرت صفیر مولوی صفیر علامہ دہر صفیر اور اوسپر مدظلہ اور مدظلہ پر العالی اور اوسکے اوپر ستعالی کی تعلیم اردو میں بھی ہوئی ہے العظمۃ للہ صورت یہ کہ دیکھکر رحم آتا ہے لکنت کا یہ عالم کہ جیسے کوئی مرغ آبی کیچڑ کہاتا ہی اور اوسپر یہ القاب ان ہذا الشیٔ عجاب ہے سچ ہے آپ بیچارے دیہات کے رہنے والے واقعے اردو سے کیا واقف کہ اردو کس چیز کو کہتے ہیں ہندی دیسی زبان

زبان ہو جیسی دلی ہوئی آپ کی اصل زبان ہے سنہ ۱۲۵۹ھ مین
جب خواجہ سید محمد فخر الدین خان صاحب سخن دہلوی دہلی سے آرہ
مین رونق افروز ہوئے اور آپ کو اونہون نے اپنی محرری مین
ممتاز کیا تو آپ سروش سخن کا طرز تحریر دیکھکر حیران ہوئے حضرت
خواجہ صاحب کی تقریر دلپذیر اردوی معلے کی بول چال سنکر اپنی
دیسی بولی پر نہایت خجل اور شرمندگی سے سر در گریبان ہوئے
پھر تک آپ چپکے بیٹھے باتین سنتے تہے خواجہ صاحب کی طلاقت
لسان اور حسن بیان قوت تحریر متانت تقریر پر عش عش کرتے
تہے سر دہنتے تہے اسقدر تعلیم اور حصول فواید کے بعد اب جو آپ کچھہ
کچھہ اردو بولنے اور سمجھنے لگے تو آپ نے اپنے اوستاد ہی پر ہاتھہ صاف
کیا واقعی خوب ہی انصاف کیا ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند
پھر اس بے بضاعتی پر اوستادی کا دعوی اور اہل زبان لوگون کو
اپنا شاگرد کہنا نیا لطیفہ اور طرفہ ماجرا ہے آپ کے اوستاد

آپ کسکے فیض سے فیضیاب ہوکر یہ کہہ سکتے ہین شعر

کس نیاموخت علم تیر از من ٭ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد ٭

میان صفیر صاحب آپ نے دروغ پر اپنے فروغ کا مدار رکھا ہے
لیکن میرے سامنے آپ کی کچھہ نہ چلے گی شمع دروغ آپکے بزم سخنوران
مین ہرگز نہ جلیگی آپ اپنی حقیقت مجھہ سے سنئے آپ آرہ مین پیدا
ہوئے ابتدائی پیدایش سے آجتک آرہ کے دیہاتی لوگون کی صحبت مین
رہے غازی پور سے آگے نہین گئے پورب کے جانب مونگیر سے
آگے نہین بڑھے گنگا پار مظفرپور تک گئے ہین غازیپور سے مونگیر اور
مونگیر سے مظفرپور یہ حلقہ سو ڈیڑہ سو کوس کا ہے یہی سرزمین
آپ کا وطن مالوف ہے کہین اسی کہیت کو آپ کا تعلیمگاہ قرار
دیتے ہین تو کیا کرین غرض مقام افسوس کا ہے کہ لکھنو سے اور
بلگرام سے آپ کو کیا علاقہ دہلی کی آپ کو ہوا بھی نہین لگی
اوسکو آپ ناحق بدنام کرتے ہین خدانخواستہ دہلی اور لکھنو

ہین اگر آپ ایسی طبیعت کی دو چار شاعر بھی ہوتے تو شاعر

ہین دہلی اور لکھنو کی کہین بھی نسبت لیجاتی ایسے لوگ شہر مین

نہین پاتے یا تعلیم اور تربیت سے اونکی طبیعت بدل جاتی

دہلی اور لکھنو کو آپ بدنام کیون کرتے ہین آپ کے سنہ ۱۲۹۴

کی غزل مین یہ قطع دیکھا کسقدر جی خوش ہوا (میر فرزند احمد صفیر)

یا خدا کوئی حسین تعلق مین تمہارا سے	سبکو آتا ہے اثر رنگ قمر دیکھین تو
چھٹ کے محبوب سے کیا حال ہوا اوسکا	آہ مین ہے کہ تمہارا بھی ضرر دیکھین تو

اس قطعہ شریف کو آپ اپنی ذرا ملاحظہ فرمائین ہر ایک مصرعہ کو خوب

غور سے دیکھہ جائین اور انصاف سے کہین کہ یہی یاوہ گوئی اور

بیہودہ سرائی کا نام شاعری ہے یہی جہل گوئی پر اونکو دعوے

اوستادی ہے ایسا نے سعی شعر ایسے لایعنی مضامین ایسی

سست ترکیب ایسی بودی بندش ایسی غیر مناسب الفاظ اور

دعوی اوستادی کرنا اسداللہ خان غالب مرحوم اور مرزا

مغفور کی شاگردی کا دم بھرنا اپنے کو رسوا اور اون شعرائے
نامدار کو بدنام کرنا ہے + اسپر اگر لوگ آپکو بدنام کنندۂ نیکنامی چند
نہ کہین تو کیا کہین × اور آپ کی اوس قطعہ بد قطع کو زشت کا سند
نہ کہین تو کیا کہین + اب اس مہمل گوئی کو آپ بانو ۱۲۹۳ کی مشق پر ٹالئے یا کسی اوستاد کے کلام کی نظیر دیجیے + بہرے پیرا
اڑتے پر شکرا یا لیے آپ کے جو [illegible] ستاد تھے جن سے
آپ کی برسون تعلیم ہوئی ہے اونکو [illegible] ل گئے
میر امانت علی سحر کی دو دن کی شاگردی پر اسقدر پھول
گئے × ای صاحب کیا سید لقمان حیدر آپ کے اوستاد نہین
خواجہ سید فخر الدین حسین سخن دہلوی آپ کے مربی اور اوستاد
اور شفیق نہین جنہون نے برسون آپ کو محاورات دہلی
لکھنو کے بتائے برسون آپ کی غزلین دیکھین آپ کے
بوستان خیال کے ترجمہ پر اصلاح دی + فیض صغیر سست

کرے آپ کے نام سے چھاپنے کی اجازت دی + ان
احسانات پر بھی اب خواجہ صاحب سے بظاہر تو نہین مگر باطنا
باغی رہے اپنی حرکات سے باز نہ آئے تحریر مین تقریر مین
ہمیشہ لاغی رہے مگر جب آپ نے سر اوٹھایا خواجہ صاحب نے
آپ کو وہین دبایا جب مشاعرہ ہوا اونکے مقابلہ مین آپ نے
زک اوٹھائی ہمیشہ مشاعرے جنمین خاکسار
شریک تھا میرے روبرو ہوے اونکا ذکر اسجگہہ خالی
از لطف نہوگا + آپ کو یاد ہوگا کہ آرہ مین منشی علی حیدر صاحب
کے مکان پر احباب کے روبرو سید لقمان حیدر صاحب کے
کہنے سے (جان بیچتا ہون اور زبان بیچتا ہون) طرح قرار
دی گئی آپنے اور جناب خواجہ سید فخرالدین حسین صاحب سخن
دہلوی نے اوسی جگہہ غزلین کہین پھر اون دونون غزلون کا
لطف آپ ازراہ انصاف اپنے ہی دل سے پوچھئے سب جانتے ہین

کہ خواجہ صاحب جو اہل زبان ہین اونہون نے کیا فرمایا اور
آپ نے کیا کہا اون غزلون کے کل اشعار تو مجھکو یاد نہین مگر دو
دو ایک ایک شعر یاد ہین اوسکو لکھے دیتا ہون آپنے یہ شعر تصنیف
فرمایا ؎ میر فرید احمد صغیر کو ٭ یہ جبہ یہ خرقہ یہ عمامہ زاہد ؎
برای مے اشعار ان بیچتا ہون ٭ جناب خواجہ صاحب نے یہ ارشاد
فرمایا ؎ خواجہ سید محمد فخر الدین حسین سخن دہلوی کے ہین اک
جام پر اپنا سب دین مذہب ٭ تیری ہاتھ پیر مغان بیچتا ہون
آپ نے مقطع یون تحریر کیا صغیر صغیر خبر بس یہ تکرار کیسی
نہ دل بیچتا ہون نہ جان بیچتا ہون ٭ جناب خواجہ صاحب نے مقطع یون
ارشاد کیا ؎ سخن ٭ یہ کیا ابھی سخن تجھکو سودا ہوا ہے
کہ ہر روز ہر روز زبان بیچتا ہون ٭ ایک دوسرے جلسے مین مولو
وارث علی خان صاحب مرحوم ڈپٹی کلکٹر کے مکان پر (کباب مین
آب اور شراب مین آب) طرح ہوئی آپ نے یہ شعر کہا

صفیر حضور شربت دیدار سے کریں سیراب ٭ پلایا
حور نے ہے مجکو عین حباب میں آب × جناب خواجہ صاحب سلمہ اللہ تعالی
نے فرمایا سخن دہلوی کے یہ جوش گریہ ہی فرقت میں گیا جو ہی
تو سر تا القدم بھیگا ہوا ہوں میں آب × ایک شاعر کی
تلوار میں لاش × اور دیوار میں لاش ٭ آپ نے
صفیر ہند وانپا بھی کہتے ہیں مسلمان اپنا ٭ ہائے
گڑی جاتی ہی تکرار میں لاش × خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا
سخن دہلوی مرگ کے بعد یہ کیوں دفن پہ لڑتے ہیں
بگڑ گئی ہائی یہ کس مفت کی تکرار میں لاش × غیر طرح میں آپ نے
یہ مطلع پڑہا صفیر شب فراق میں کیفیت شراب نہیں
فلک پہ بدر تو ساغر میں آفتاب نہیں ٭ جناب خواجہ صاحب نے
یہ مطلع نے نظیر ارشاد کیا سخن دہلوی کبھی کسی
نے حجاب نہیں ٭ حیا کے پردہ میں رخ پر اگر نقاب نہیں

ایک طرحین آپ نے یہ شعر پڑھا صفیر عشق وندان میں لیا
آہ نے ہیرے کا جو کام ٹکڑے ہو ہو کے مری لخت جگر گیا او
جناب خواجہ صاحب نے فرمایا سخن دہلوی نے نمکدان شوخی
لطف جراحت قاتل ❊ لذت خستگی زخم جگر گیا او
اسیطرح بیشتر مشاعری ہوئے آپ نے ہمیشہ جناب خواجہ صاحب سخن
دہلوی کی ہمسری اور برابری کا دعوی کیا مگر ہمیشہ اونکے مقابلہ
مین احباب کے روبرو آپ نے زک اوٹھائی منہ کی کہائی جسکے
اکثر احباب طرفدار آپکے واقف اور آگاہ ہین اور آپکے
طرفدار بہی گو جہوٹہہ بولین مگر ان معرکون کے گواہ ہین ❊

عبارت مرقع فیض

قولہ حضرت صفیر کے تصانیف نے شمار ہین اور ہر علم و فن
مین آپ مصنف ہین ❊

تنبیہ

ماشاء اللہ چشم بد دور یہ تو فرمایئے کہ علم معانی اور علم
بیان مین کونسا رسالہ حضرت کی تصنیف ہی علم فقہ اور حدیث اور
اور علم ریاضی علم طب علم عروض علم ہندسہ علم حساب علم
صنائع و بدائع مین کسقدر کتابین حضور کی تالیف مین ہان شاید
دیوان فارسی جسکا نام و نشان بہی اسوقت تک خدا کی فضل سے
موجود نہین ہے آپ کے خیال مبارک مین ایک علم ہے مثنوی
فارسی ایک علم ہے مثنوی اردو ایک علم ہے واسوخت
ایک علم ہے مرثیہ ایک علم ہے مخمس ایک علم ہے قطعہ ایک
علم ہے بلکہ ہر واحد ان سب مین کا آپکے زعم اور دانست مین
ایک علم ہے اور ایک ایک شعر آپکا ایک جداگانہ علم کی
ایک کتاب ہے پہر تصنیفات کا کیا حساب ہے واہ واہ ماشاء اللہ
آپکی کیا بات ہی لیکن آپ ایسی شخص جنکی تصنیفات ہر علم و فن
مین موجود اور تمام عمر شعر کہتے ہی گذر گئی مگر افسوس شعر کہنا

نہ آیا چار پائی پہ لوگ تاڑنے چند+ کا مصداق آپ ہی کو پایا +
انا للہ وانا الیہ راجعون + آپکے شعر اور آپکی شاعری ڈفالی ڈفنانے
کا گانا بجانا ہے ڈفالی عمر بہر گایا مگر اوسے گانا نہ آیا آپنے
شاعری مین تمام زندگی بسر کی مگر آپکے شعر مین کسیکو کبھی
کبھی مزا نہ آیا لوگون نے ہمیشہ آپکے کلام کو مہمل سمجہا بعضون
نے صحیح اعتراض کئے آپ گہبرے جواب مین عاجز آئے تو آپنے
یہ ڈہکوسلا نکالا مرقع فیض مین یون لکہہ ڈالا کہ جو اشعار مہمل
بے معنی ہین وہ میرے فلان سنہ کی تصنیف ہین اور جو غزلین
و ابیات صغیر بلبل مین ہین وہ فلان اور فلان سنہ کی تالیف
ہین اسیواسطے آپ نے اپنی شاعری کے چار زمانے قایم کیے
ہین اور اس پردہ مین اپنے عیب کے چہپانے کی تدبیر نکالی تہے
کہ لوگ میرے عیب شعر کو دیکہکر مجہہ پر مہربانی کرین اور یہ سمجہین کہ
یہ شعر شاید لڑکپن کا ہے اور وہ ایام جہالت کا ہے

یہ گویا آپ سے اپنے نزدیک لوگون کو دم دے ہیں مگر سخن فہم آپ کو خوب جانتے ہین آپ کے فریب کی باتون کو پہچانتے ہین مرقع فیض کے چھپتے ہی سب لوگ سمجھ گئے کہ آپ کو کچھ مادہ نہین ہے جسکو کچھ بھی علم و دانش ہوگی وہ کبھی ایسا ایک فعل رکیک نہ کرے گا اوستادی کا دم نہ بھرے گا کسی کی شاگردی کی اوسکو آرزو نہو گی وہ فہرست لوگون کی نہ چھپوائیگا اور نہ کبھی انانیت کا کلمہ لب پر لائیگا جنکے اشعار عیوب سے پاک ہونگی وہ لوگ شعر کہتے اور پڑہتے ہین معترض کے جواب دینے مین بیباک ہونگے جو شاعر ہے وہ ہرگز اپنی شاعری سر زبانے قایم نکرے گا اپنے شعر کی برائی کو خود دیکھکر اوسکو درست کرے گا اوستادسے اصلاح لیگا مگر اوسکو اپنے زمانہ اول اور دوم اور سیوم کی مشق

کہکر نہ ٹالیگا انصاف کو ہاتھہ سے نہ دیگا +

عبارت مرقع فیض

قولہ یون تو حضرت صفیر سے مشورہ بہت لوگ لیتے ہین
مگر جنکا نام شاگردون کے شمار مین ہے اور جن پر برسون محنت کی
گئی ہے وہ یہہ ہین اسکے بعد تخمیناً ۶۰ اشخاص کے نام کو بزمرہ
شاگردان اپنے ایک فہرست مین لکہا ہی *

تنبیہ

آپ نے جو فہرست لوگون کے نام کی اپنے شاگردون کے
نام چہاپی ہے وہ سراسر لغو اور جہوٹ ہی اس فہرست
مین چار قسم کے لوگون کا نام ہے اول آپ کے عزیزان
بہانجے بہتیجے جنکا پوتے خوردسال بچے تک ہین دوم بعض
مہاجنان آرہ کا نام ہے سوم وہ لوگ جو دنیائے فانی سے
چل بسے اور غریق رحمت حق ہوتے چہارم وہ حضرات

جو اسوقت موجود ہین بعض اونمین سے کے آپ کے ہمعصر بعض
آپ کے مرثئے سننے پر آپکے اوستاد کی برابر بلکہ آپکے بعض
اوستادون سے بہتر ہین + اب اس اجمال کی تفصیل سنئے ؛
سید بندہ حسن سید امیر محمد اکبر وغیرہ ۱۵ یا ۱۶ اشخاص
تو آپکے اقران عزیزان بھائی بھتیجے اور بھانجے ہین جنمین آپ
کا لڑکا نور احمد بھی داخل ہے جسکی عمر دس برس یا زیادہ سے زیادہ
ہی ان لوگون نے شاید آپکی سنت ادا کیا ہے عمر
بھر مین شاید ایک آدھ مصرعہ کہا ہو تو کہا ہو بلکہ بعض نے
ایک مصرعہ بھی نہین کہا ہوگا پھر اگر ایسے لوگون کی
شاگردی پر آپ کو ناز ہے تو خدا آپ کو مبارک کرے
دوسری قسم صاحبان کی ہے جیسے بلدیو داس وغیرہ
ہین ان لوگون کو شعر کہنا کیسا شعر پڑھنا بھی نہین
آتا ماشاءاللہ جیسے اوستاد ویسے شاگرد

ہین وہ لوگ اخل ہین جو اس جہان فانی سے راہی ملک جاودانی ہوئے اونکو اپنا شاگرد ہر شخص بنا سکتا ہے کیونکہ وہ بیچارے لب گور سے کچھہ جواب تو دے ہی نہین سکتے لیکن اگر وہ مفقود ہین تو جواب دینے والے اون کیطرف سے ابتک بہی موجود ہین ہ سنئے ناظر عباس علی مرحوم کا تخلص عباس تہا وہ بہت کم گو تہے مگر جب کبھی کچھہ کہتے تہے مولوی محمد شاہ شہرت سے اصلاح لیتے تہے منشی میان جان حیرت مرحوم بہی شاگرد مولوی محمد شاہ شہرت کے تہے خود آپ نے اپنے دیوان صفیر بلبل مین صفحہ ۱۳۱ جو تاریخین چہاپی ہین تو منشی میان جان حیرت شاگرد مولوی محمد شاہ شہرت کا لکہا ہے پہر اس جہوٹ کا کیا ٹہکانا ہے کہ اب جو میان جان بیچارے مرگئے تو اپنا شاگرد بنا دیا الله الله اوستاد بننے اور شاگرد بنانے کا کیا شوق ہے ڈاکٹر حبیب الله مرحوم کی طبیعت مطلق موزون نہ تہی اونہون نے عمر بہر مین ایک

مصرعہ بہی موزون نہین کیا اوس بیچارے
مرحوم پر شاعری کی تہمت لگانا سخت ظلم اور ستم ہے
شاہ محمد خلیل جوشش مرحوم بابو مہدی بخش تسلیم کے شاگرد ہے
اونکو اپنا شاگرد کہدینا آپ ہی کا کام ہے زیادہ طول کلام
ہے × شاہ نہال حسین × مرحوم بیچارہ چھ مہینہ سے
ساکن ملک عدم ہے احباب کو اونکے انتقال سے صدمہ ہے
غم ہے یہہ نونہال چمنستان خوبی جبتک زندہ رہا شاعری مین
جناب حکیم عبد الحمید صاحب پریشان تخلص ساکن عظیم آباد سے اصلاح
لیتا رہا اوسکو اپنا شاگرد بناکر اوسکی شاعری کو مٹانا اوس
مردونکا صبر سمیٹنا ہے × اب مردون مین سے زندون مین آئیے
اور اونکے حالات ملاحظہ فرمائیے × سید لقمان حیدر سلیم
ہرگز آپ کے شاگرد نہین وہ شاگرد محمد شاہ شہرت
کے ہین دلیل اسپر یہہ ہے کہ آپ نے اپنے دیوان صفیر بلبل

مین تاریخ جو اونکی لکہی ہے تو لقمان حیدر کو شاگرد محمد شاہ
شہرت کا اپنی ہاتہہ سی لکہا ہے اپنے دیوان صفحہ ۱۳۱ مین یکہہ
لیجو زیادہ نثر و نیہ کیجی اور لقمان حیدر نے تو بارہا آپکو صلاح
دی ہی آپ کی غلطی پر اکثر اونہون نے روک دیا ہے مشاعرہ
ٹوک دیا ہی سبحان حیدر اول تو غزل نہین کہتے کبہی جو اونہون
نی کچہہ فرمایا تو اپنے بہائی دوست آشنا سبکو دکہایا جسمین جو
غلطی پائی اونکو بتائی پوچہیے تو وہ کسیکے بہی شاگرد نہین اور یہان
تو سب کے ہین ہان وہ آپکو استاد کہتے ہین مگر نہ واقعی بلکہ
بنظر تفریح جیسے آرہ مین ایک شخص مسمی فضل الہی لیا مین مبتلا ہے
وہ جہان جاتا ہے لوگ اوسے کہتے ہین کہ آئیے صدر اعلی صاحب
آئیے اور اوسکے ذہن مین بہی یہ بات جم گئی ہے کہ مین صدر اعلی
ہون مگر [illegible] کہ وہ صدر اعلی کے ایک چپراسی کے برابر لیاقت
نہین [illegible] جیسے ایک شخص رام پور مین جملا عرف مصحفی

کہتا ہے اور اوسکو نواب صاحب رام پور نے
ملک الشعرا کا خطاب دیا ہے اوسکا شعر سننے کے برسے ہے وہ کہتا ہے
شعر زور سے تک تیری کھجلی کو شفا ہوئیگی ۔ اپنی خارش
کی جلن ہیس کے انڈے سے نکال ۔ اس شاعر سے بیر لو اب
صاحب رام پور اوسکو اوستاد اوستاد کہتے ہین تو کیا وہ ان
کہنے سے اوستاد ہو گیا اسطرحکے اوستاد بنے سنئے فا
محمد حسن و آغا حسن دو شخص شاگرد محمد شاہ شہرت کے
ہین لوگون کے شاگردون کو اپنا شاگرد بنانا نہایت لطیفہ اور
طرفہ ماجرا ہے امیر اکہڑ کے اگر آپ اوستاد ہوئے تو کیا شاگرد
ہوئے اسلئے کہ وہ ایک قلتبان ہے فحش بکتا ہے اگر آپ
اوسکے اوستاد ہین تو فحش کے اوستاد ہین محمد فیاض برادر
عموی ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب مرحوم کے ہین جب تک وہ آرہ
اور پٹنہ مین رہے خواجہ صاحب سخن دہلوی سے برابر اصلاح

اشعار کی لیتے رہے اور اب تک اونکی غزلین بریلی سے
خواجہ صاحب کے پاس آتی ہین اور بعد اصلاح واپس بھیجی
جاتی ہین ؛ محمد باقر متین ساکن چپرہ مرزا دبیر کے شاگرد
ہین کبھی کبھی مرثیہ کہہ لیتے ہین آپ سے اونکو کیا سروکار پہلے خانجان
جاادہ میر بڑے شفیق اور عنایت فرما ہین اونکو شاعری
ہین مشورہ مولوی منا صاحب مرحوم سے رہا جب سے اوہنون نے آپ کا
مرقع فیض دیکھا ہے وہ خدا جانے آپ کی شان مین کیا کیا فرماتے
ہین ہم اوسکا اعادہ اس تحریر ہین نازیبا سمجھتے ہین ؛ مولوی خواجہ
سید محمد فخرالدین حسین خانصاحب بہادر تو آپ کے اوستاد
ہین اونکو بہی آپ نے اپنا شاگرد لکھا اوستاد سے برگردہ ہو
یہ آپ کی دیانت ہے ورنہ ظاہر ہے جیسی آپ کی علمیت اور
لیاقت ہے ؛ شاہ حفاظت حسین آپ کی اوستادی کو نہین
مانتے ہین جو اوسکے اسباب کا ذکر کرتا ہے اوسکو شمن جانتے ہین

سید علی محمد شاد کو آپ نے کہ اپنے دیوان صفیر بلبل میں
شاگرد جناب شاہ الفت حسین صاحب فریاد کا لکھا ہے
اور مرقع فیض میں اپنا شاگرد قرار دیا ہے ہم نہین سمجھتے کہ
اس جھوٹ اور فریب مین آپکو کیا فایدہ ہی سید امیر حسین سجاد
برادر میر علی محمد شاد ہرگز آپ کے شاگرد نہین آپ کی ہوا
بھی اونکی گرد نہین ہے سید جعفر حسین صاحب فریادی اور آپ
کی شاگردی سے کیا علاقہ وہ خوش گو شاعر ہین اس فن کی
باریکیوں سے خوب ماہر ہین شاگرد جناب شاہ الفت حسین صاحب
فریاد کے ہین سخن سنجی مین قدم بقدم اپنے اوستاد
کے ہین سید تجمل حسین خانصاحب سلمہ اللہ تعالی المتخلص بسلطان
کی پاکیزگی زبان اور شستگی الفاظ اور روح افزائی معنی اور
دل آویزی مضمون اور نازکی طرز اور متانت ترکیب کس کس
چیز کی مین تعریف کرون مبالغہ شاعرانہ اور اغراق منشیانہ سے

قطع نظر توصیف اس نونہال باغ زندگانی کی فی الواقع حیز تقریر
سے خارج ہے مگر افسوس صفیر آپ اس مہر سپہر حسن و لطافت ماہ
برج شرافت پر بھی اپنے گرد شاگردی کا داغ لگاتے ہین ایسے
رہ رو مسلک شاعری کو جادہ سخنوری سے بہکاتے ہین کبھی اونکے
محامد شعر مین کہلاتے ہین کبھی کوئی کتاب اونکے نام سے چھپاتے
ہین آپ کے ہوا خواہ اوسپر مرحبا اور جزاک اللہ کی دہوم مچاتے ہین
مگر وہ کوہ مروت کان شانت آپکی سب چالین سمجھتے ہین ابھی
تک ٹالے جاتے ہین لوگ آپ کو اوستاد اوستاد کہکر بناتے
ہین اور آپ ایسے بہولے جہان پناہ ہین کہ اوستاد کی لفظ پر پہولے جاتے
ہین بہلا مین آپ سے پوچھتا ہون خدا کے لئے آپ ہی انصاف
کیجئے توبہ توبہ انصاف سے آپ کو کیا علاقہ اچھا ہٹ دہرمی اور
جہالت کو تہوڑی دیر کے واسطے علیحدہ رکہہ کے فرمائیے
تو کہ آپکے اہوسے اور کر نحوی رنگ کی شاعری کی چھینٹ

ان حضرات میں سے کسی پر بھی بڑی ہے شاگرد وہ ہے
جنہیں اپنے اوستاد کا دم خم ہو مضمون آفرینی اور بندش
میں اوستاد ہی کا قدم بقدم ہو مگر آپ کا مذاق شاعری
تو بگڑی ہوئے بیل کا ماٹھہ ہے جو اوسمیں پڑا اکڑ گیا ٔ ایسا
رنگ میں آتے دیر نہیں ہوئی جو کچھہ یہ بساط اوس غریب کا تہا وہ آ
کے رنگ طبیعت کے بدبو سے سڑ گیا ٔ پھر کوئی آپکا شاگرد کیا ہو گا
شعر خدا محفوظ رکھے سر بلا ہے ٔ نزول آب سیاہ و فیلپا
آہا ہا میر عبد الرحمن صاحب سنور آپ تشریف لائیے تسلیم آزاد
مزاج شریف ہے ہے واللہ اسوقت تو خوب ہی آئے اسوقت
میں اگر کوئی اور دعا مانگتا تو قبول ہو جاتی دیکھیے یہ کتاب جو
میرے سامنے رکھی ہوئی ہے اسکا نام مرقع قیصر ہے
جو آپ کے اوستاد کی ایجاد ہے (داروغہ عبد الرحمن صاحب
آہا ذرا میں بھی دیکھوں ٭ (لوح کو کتاب کے دیکھکر)

یہ تو سلطان صاحب کے نام سے چھپی ہے سلطان صاحب کی شاگردی کا ذکر ہوگا آزاد جی ہان سلطان صاحب بھی نہین آپ بھی نہین دہلے اور لکہنو کے تمام شعرا آپ کے اوستاد صاحب کے شاگرد ہین (داروغہ عبد الرحمن) ہین مجھکو بھی خلعت شاگردی سے سرفراز فرمایا سبحان اللہ ماشاء اللہ بعد اسکے دو گہنٹہ تک اوس رسالہ کی سیر کرکے) میر فرزند احمد صاحب بھی کچھہ طرفہ معجون ہین کہ زبردستی لوگون کو شاگرد بناتے ہین اپنے تئین تو خاک بھی نہین آتا لوگونکو شاگرد کہنے کا شوق ہے یہ شوق کیا ہے ایک قسم کا مالیخولیا ہے جنہون ہے آزاد یہ تو کہئے کہ آپ بھی اونکے شاگرد ہین یا نہین (داروغہ عبد الرحمن صاحب) حضرت حال یہ ہے کہ مجھہ سے ابتداءً مونگیر مین صفیر سے ملاقات ہوئی آپ جانتے ہین کہ جو شاعر ہوگا شاعر کی ملاقات مین کچھہ شعر

ضرور پڑے ہے گا مین نے باصرار اونکے کچھہ کلام اپنا
اونکے روبرو پڑہا زبردستی بہی دخل در معقولات اونہون
نے شروع کیا ہر چند مجھے برا معلوم ہوا مگر مین بنظر مروت
خاموش رہا اونہون نے سمجھہ لیا کہ یہہ میرے شاگرد ہو گیے
اس زبردستی کا تو میرے پاس جواب نہین ہے کہ خواہی نخواہی
اپنا شاگرد بنا کر چہوڑ دیا اس صاف تقریر سے آشکارا ہوا
کہ داروغہ عبدالرحمن صاحب بہی شاگرد آپکے نہین مجکو
اونپر شبہہ تہا کہ شاید وہ آپ کے شاگرد ہونگے مگر اونکی
تقریر سے اوسکی صفائی ہوگیی اب نہین معلوم کہ وہ شاگرد ہوکر
آپ سے برگردہ ہوے ہے یا واقعی آپکے شاگرد نہین ہوے ہے غرض دونو
حالتین ایسی ہین کہ جن سے آپ کی لیاقت اور کمال فن ظاہر ہے
یعنی اگر وہ شاگرد نہین ہین اور آپ اونکو اپنا شاگرد کہتے ہین
تو یہہ کمال درجہ کی حماقت شعاری ہے کہ کوئی شخص کسیکو

زبردستی اپنا شاگرد کہے وہ انکار کئے جاے کہ مین تمہارا
شاگرد نہین مگر آپ کہے جائین کہ یہ میرا شاگرد ہے سبحان اللہ
کیا اوستادہین اور شاگرد کیسے راسخ الاعتقاد ہین اور اگر یہ ہے
کہ وہ شاگرد ہو کر آپ کی اوستادی کے منکر ہوئے تو کچھہ تو
اوہنون نے آپ کی شاعری مین عیب دیکھا جو آپ سے بداعتقاد
ہوگئے یہ بھی آپ کیواسطے کم نہین ہے غیرت دار انہین
باتون سے چپنی بھر پانی مین ڈوب مرتا ہے لاحول ولاقوہ کوئی
ایسی بھی حرکت کرتا ہے +

عبارت مرقع فیض صفیر

یہ ہیچمدان یعنی سلطان کہ ۱۴-۱۵ برس کے سن مین عشرتکدہ
میر علی محمد شاد مین جناب صفیر کا شاگرد ہوا اوسوقت سے
آجتک کہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری ہے مین الحمد للہ اوستاد والانژاد کی خدمت مین
اسطرح راسخ الاعتقاد رہے جسکو ۱۴-۱۵ برس گذری ہین +

انواع طرح کا فیض پایا گیا ہے اور میرا قول سب کے سامنے یہی ہے
کہ یہ سب اوستاد کا صدقہ ہے اور اوسکے شکریہ مین یہ تذکرہ مجموعہ
نشان فیض سے انتخاب کرکے لکھتا ہے تاکہ اپنے پیر بھائیون کا
ہمزبان ہو جاؤن +

تنبیہ

اس صفیر یہ خانوادے کو اللہ رکہے جو جنگ کو پہیلانے والا
زبردستی لوگون کو شاگرد بنانے والا شاعری کے نام کو مٹانے
والا پیدا ہوا ہے میان صفیر صاحب اگر آپ کو شاگرد بنانے کا شوق
ہی تو اس ترکیب سے لوگ آپکے شاگرد ہونگے آپ ایک کام کیجیے
جیسے ٹھگ کے ٹہکیدار لوگ کنگلون کو بہکاکر صبح و شام ملک کو کمل روانہ
کرتے ہین اوسیطرح محمد ہاشم وغیرہ اپنے دو ایک ہارجون کو
ادہر اودہر دیہات مین روانہ کردیجیے کہ وہ نیم جاہلون کو بہکاکر
آپکے پاس لاوین اور آپ اونکے ہاتھہ مین ناڑا باندہ کر اونکو

اپنا شاگرد بنا ہین پہر دیکہی اس ترکیب سی کیسے کیسے چالان
آپ کے پاس پہونچتے ہین کہ آپ ناڑا باندہتے باندہتے تہک جاتے
ہین جب صبح ہوی شاگردون کا چالان موجود یہ کہان کا چالان
ہے چہرہ کا ہے یہ کہان کا ہے بہود کا ہے یہ کہان کی رسد
ہی بہوجپور کی ہے یہ کہان کے شعرا ہین یہہ شتابدیارہ کے
نامی شاعر ہین یہ کہان کے ہین صاحب یہ گسبر کے
مایر ناز ہین جب شاعروں اور مایر ولں کی کثرت ہو تو آپ یہہ کیجئے کہ جو آئے
اوسکو ایک شعر اپنا لکہہ کر حوالہ کر دیتے کیجیے پس وسیکی تاثیر
اور فیض سے وہ شخص ایسا زبردست شاعر کامل الفن ہو جائے
کہ غالب اور ذوق دبیر اور انیس انوری اور خاقانی
سب سے بڑہکر سحبان وایل کے گور پر لات مار آئیگا جہان تک
مجہہ سے اور احباب سے اس امر مین گفتگو ہوئی ہے اوس سے
مین سمجہتا ہون کہ پہلے جو کچہہ سلطان صاحب نے شاید موزون

کیا وہ دہوکے مین آپ کو دکہایا مگر اب اونکو افسوس ہے
کہ آپ کو اونہون نے اپنا اوستاد کیون بنایا جناب
سلطان صاحب مرد معقول زیرک اور سخن فہم شاید دل مین
آپ کے معتقد نہین مگر بظاہر آپ کو اوستاد اوستاد کہتے
ہین واقعی بڑے اوستاد ہین شاید آپ نے بہی کسی طور
پر کبہی کوئی عنوان تقریر کا جناب سلطان صاحب کے ایسا
پایا ہے جس سے آپ کو اونکی جانب سی کہٹکا ہوا تو آپ نے
یہ چالاکی کی کہ ایک کتاب اپنے محامد اور اوصاف مین اونکے
نام سے لکھہ کر چہاپ دی تا اونکو انکار کا موقع ہی نہ رہے
لوگون کے خطوط اور رقعہ آپ نے جعلی بنا ے اپنی اوستادی
کے فن دیکہا ے سلطان صاحب کے واسطے ایک بہاری
نسخہ تیار کیا اور اوسکو بغیر اطلاع اور اجازت اونکے
چہاپ دیا ماشا اللہ ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند

ایک اور بھی چالاکی آپ کی اس پردہ میں یہ ہے کہ آپ
نے ایک جلیل القدر کا پایہ تھاما اس غرض سے کہ جب کتاب
اونکے نام سے چھپنے لگے تو لوگ اون کے خیال سے مجھ
سے بچ بچ کہیں گے مگر یہ آپ کا خیال خام ہے رمز شناس
آپ کو جان گئے سخن فہم آپ کی چالاکی پہچان گئے سلطان
صاحب کو اس محاکمہ اور تکرار سے کیا مطلب اور کسیکو
اوسکے لئے کیا غرض آپ کے مریدون کو تو آپ سے کام ہے
ع سخن شناس نئہ دلبرا خطا اینست + اب مین آپکے
مرقع فیض کی فصل چہارم مین تذکرہ تلامذہ پر سرسری نظر
کرتا ہون اور براہ انصاف جیسا جسکا کلام ہے اور روش
شاعری مین جیسا جسکا طرز خرام ہے مین اوسکو صاف لکھے دیتا
ہون کہ واقعی کون آپ کا شاگرد ہے اور کون استاد
ہے اور کون کون آپ سے بد اعتقاد ہے +

عبارت فیض صفیر

قولہ احمد سید احمد حسین رضوی عرف کلو میان

ان کی شاگردی کو اسناد بدستخط خاص رسالہ نشان فیض

مین موجود ہین ۔

تنبیہ

ان کے طرز کلام سے یہ بات پیدا ہے کہ شاید کسیوقت مین

اُنہون نے جو آپ کے غزل پر مصرعہ لگائے ہین تو آپ

نے انکو اپنا شاگرد سمجھ لیا ھے اور جب آپ نے سنا ھے

کہ وہ کہتے ہین مین صفیر کا شاگرد نہین ہون تو آپ نے

یہ خط جعلی اونکی طرف سے اپنے نام کا بنایا ھے

عبارت مرقع فیض

قولہ احسن ناظر علی احسن ساکن علی گنج سیوان کے

بہی اسناد رسالہ نشان فیض مین موجود ہین +

تنبیہ

ایک غزل انکے مرقع فیض مین دیکھی اوسکی ترکیب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آپ کے شاگرد نہین اور اگر ہون تو مقام افسوس کا ہے کہ ایسا طبیعت والا اور آپ کی شاگردی مین پہنس کر بدنام ہو۔

عبارت مرقع فیض

قولہ اخلاص۔ سید آل حسن

تنبیہ

یہ آپ کے بھای ہین مگر مین انسے خوب واقف ہون یہ بیچارے کبھی کچھہ نہین کہتے شاید آپ کی زبردستی سے کبھی کچھہ کہا ہو تو کہا ہو انپر بھی بیفایدہ اپنی شاگردی کا داغ لگاتا ہے +

عبارت مرقع فیض

قولہ اصغر سید محمد اصغر بلگرامی +

آپ

تنبیہ

یہ میرے قدیم آشنا ہین بہت طبیعت دار اور صاحب ذہین
رسا ہین سنجدا آپ سی اچھا کہتے ہین آپ کو لازم ہے
کہ ان سے اصلاح لیجیئے گو وہ آپکے بہائی ہین مگر اونکو
اپنی شاگردی سے بدنام نہ کیجیے

عبارت مرقع فیض

قولہ اصدقی میر جان لعلی مرحوم ساکن منشی گنج
ضلع پٹنہ مشاعرہ مین حضرت صفیر کے طرفدار ہوے
دو چار برس ہی ذکر سخن کیے تہے کہ اونکا انتقال
ہوگیا۔

تنبیہ

طرفدار ہونے سے مراد تعریف ہی بس فراتعجب
کی اور شاگرد ہوا پہر شاگرد ہونا کیا تہا کہ جان لیکے

ہاتھہ دہونا تہا وہی ہر بین خاتمہ ہوا ۔ انا
للہ وانا الیہ راجعون

عبارت مرقع فیض

قولہ اکبر سید محمد اکبر بلگرامی بڑے ظریف تھے
ایک مرتبہ مرزا اما بخش فصیح مرحوم عظیم آبادی
اتفاقاً آرہ مین تشریف لیگئے اون دنون حضرت
صفیر کے مکان مین مشاعرے ہوتے تھے مرزا صاحب
بھی شریک ہوے حضرت صفیر نے مرزا صاحب کی ایک
غزل لی اور اپنے شاگردون سے مخمس کرنیکو کہا میان
اکبر صاحب نے اوس غزل کے اس شعر پر یون مصرعے لگائے
مصرعہ کیا بیل ہین تیلی کے ہم ای ہمدم خوشخو
سو بار گذر جاتے ہین یان آپ سے ہمنتوہ ہمکو تو سدا
گہر ہی ہین ورش سفر +

تنبیہ

ناظرین باتمکین پر مخفی نرسے ہے کہ مرزا امانعلی صاحب ذبیح مرحوم
شاگرد رشید مصحفی مرحوم کے تہے جنہون نے پچاس برس مشق
سخن کی اقلیم سخن مین لواے جہانداری کو بلند کیا اس اطراف مین
ذات گرامی اونکی یادگار اساتذہ سلف تہی وہ بلاریب آتش اور
ناسخ کے ہم چشم تہے ایسے ایسے لونڈے اونکے ایک ادنی ترین
شاگرد کے شاگرد سے بہی ریختہ شاعری مین کم تہے ایسے
بزرگ اور شاعر نے بدل کی آپ سے نے اپنے مشاعرے مین
خوب عزت کی کہ اونکو تیلی کا بیل بنایا غایت درجہ کا اخلاق
فرمایا اسکا عوض یہ ہے کہ آپ کی بہی تعظیم اور تکریم اون سے
زیادہ کیجاے اور کوئی غزل آپ کی بہی مصرعہ لگا کر مشاعرہ
مین پڑہ دیجاوی انشاء اللہ تعالے آزاد آپ کی فکر حالیہ یعنی
سنہ ۱۲۹۵ ہجری کی غزل پر مصرع لگا یگا اور سب حضرات

کو سناوے گا۔

عبارت مرقع فیض

قولہ اکرام سید اکرام الدین ساکن داؤد نگر ضلع بہار

تنبیہ

ہان یہ کچھہ کچھہ آپ کے شاگرد معلوم ہوتے ہین اونکا مطلع مشہرہ یہ ہو رہا ہے ہ زمین و زمن مین آج ہ ہا سے نہین کوئی میرا دیوانہ پن مین آج ہ ہا اس مطلع کا مضمون عالی اور ترکیب بندش اور درخشندگی ردیف کہے دیتی ہے کہ یہ بیچارے آپ کے شاگرد ہو گئے +

عبارت مرقع فیض

قولہ امیر سید امیر احمد بلگرامی حضرت صفیر کے خالہ زاد بھائی ہین +

تنبیہ

ن کی کیا بات ہی اگر شاگرد نہین بھی ہوئے ہین تو جب اونکو
پ شاگرد لکھہ چکے تو وہ آپ کے قول کی تکذیب نہین
لرینگے اسلیئے کہ وہ آپ کے خالہ زاد بھائی ہین *

عبارت مرقع فیض

قولہ امیر سید محمد نواب خلف نواب حاجی سید محمد تقی خان
صاحب رئیس اعظم مظفر پور اونکے دستخطی خط کے نقل مطابق
اصل واسطے ملاحظہ ناظرین کے لکھی جاتی ہے

تنبیہ

خط کی نقل لکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھہ دال مین
کالا ہے سید محمد نواب صاحب اور آپ کے شاگرد * مین نہ
مانونگا ہزار خط اونکے آپ چھاپ دیجیے مگر مین جھوٹ جانونگا

عبارت مرقع فیض

قولہ ایجاد سید داود حسین عرف سید امیر حسن چھوٹے

بھائی میر علی محمد شاد ساکن محلہ حاجی گنج پٹنہ کے ہین

تنبیہ

تخلص اونکا ایجاد کیے دیتا ہے کہ یہ خوش فکر با مذاق ناز بخنبان شاگرد جناب شاہ الفت حسین فریاد کے ہین آپ کے کلام ضخامت نظام مین کونسی خوبی ہے کہ جو وہ آپ کے شاگرد ہو جائینگے اپنے تئین لوگون مین سنوائینگے +

عبارت مرقع فیض

قولہ باقر سید باقر حسین رئیس مظفر پوران کی شاگردی کے اسناد مین سے ایک رسالہ تبسم گل بمقام آرہ چھپ کر تمام مشتہر ہو چکا ہے +

تنبیہ

افسوس ہے کہ چھاپہ خانہ آپ کا آرہ مین جاری نہین ہے کیونکہ روپیہ ہی نہین ورنہ دنیا مین کوئی شخص آپ کی شاگردی سے

نے مجھے نہیں پایا تا سب کی استادو شاگردی کو چھاپ دیا جاتا +
افسوس کہ ایسے طبیعت دار شاعر کو بھی آپ نے بچھوڑا اپنا
شاگرد بنا ہی لیا جو سالہا سال آپ کو مضمون آفرینی سکھائی
بندش کی ترکیب بتائی +

عبارت مرقع فیض

قولہ تمنا سید بندہ حسن بلگرامی

یہ آپ کے خلیرے بھائی ہین اور اگر آپ کو انہون نے
اصلاح بھی دی ہو گی تو بھی ہمارے سامنے وہ آپ کی تعریف
ہی کرین گے +

قولہ تمکین منشی عبدالحکیم ساکن قنوج مقیم عظیم آباد

تنبیہ

منشی عبدالحکیم صاحب کون ہان ہان وہ جنہون نے
میر صبا پر ایک خمسہ پڑہا تہا صاحب سبحان اللہ وہ تو م

بہت ہی کہن مشق بڑے بڑے شعرائے نامدار کے دیکھنے والون مین سے ہین اور قنوج کے رہنے والے وہ ایک دیہاتی شاعر کے شاگرد کیا ہونگے ×

عبارت مرقع فیض

قولہ ثریا تخلص سید تفضل حسین عرف خیراتی حضرت صفیر کے شاگرد ہوئے اور چند دنون نوبت کہنے کی آئی

تنبیہ

یہ البتہ ارشد تلامذہ مین سے آپ کے ہین جنکے اشعار گہر بار یہین بجز مرقع فیض سے نقل کئے گئے

اشعار میر تفضل حسین ثریا شاگرد صفیر

پہلے تو جیسی نہین تھی یہ اجازت میری
جائیے پہلے مگر کیجئے رخصت میری

شاہ ہوا ہوا ان توکل سے وہ شاگرہونہین

قابل رشک ہی دنیا مین فراغت میری

آخر شعر کے مصرعہ اول کی ترکیب قابل تعریف ہی اور اپنا
میان خیراتی کی تعریف نہین بلکہ آپ کی اصلاح لایق تصحیف
ہی کیونکہ میان خیراتی نے تو شاید یون کہا تہا شعر

بی سروبرگی ارباب توکل دیکہو   قابل رشک ہی دنیا مین فراغت میری

آپ نے مصرعہ اول کو اوس شعر کے قلم زد کر دیا اسلیے کہ اوس
مصرعہ کی ذرا فارسی ترکیب تہی آپ کی سمجہہ مین نہین آئی
اور بے سروبرگی ارباب توکل دیکہو + اس لطیف مصرعہ
کی جگہہ یہہ مصرعہ نامربوط اور نامرغوب آپ نے لکہہ کر
اون کی غزل کو اصلاح سے مزین فرمایا + شاد ہون
ہان توکل سے وہ شاکر ہون مین × سبحان اللہ شکر کیا اور
اصلاح کیسی پہر اسپر دعوے اوستادی

شعر

قابلیت بطبع موزون نیست	تا نہ بخشد خدای بخشندہ

علاوہ اسکے سید علی انور المتخلص بشاہ کی غزل جو مجلس کے مشاعرے مین مخمس ہو کر پڑھی گئی اوسکا آپنے سرقہ کر کے یہ غزل درست کی ہے اور نام سے میان حیرا نے اپنے چھاپی ہے اونکی غزل کے اشعار یہ ہین

شاہ

آپ ہی کی رخِ رنگین کی ثنا ہوتی ہے — سُنئے بلبل ہی گلستان مین حکایت اپنی

سرقہ

تم میری بابت مین کچھ کہکر جو نکلتے گل کر — بلبلین سُنتین گلستان مین حکایت ہی میری

شاہ

من و سلوی ہی توکل مین جو آیا گئے — روز اللہ کے گھر ہوتی ہی دعوت اپنی

سرقہ

شکر ہی رزق عالم کا ہزار دن آجاے — من و سلوے سے زیادہ ہی یہ نعمت میری

عبارت مرقع فیض

قولہ جادو یا سلیمان + سلیمان خان خلف حیدر خان

غدر کی سال صفیر کے شاگرد ہوئے حضرت صفیر نے
اونکو اپنا رسالہ عروض بہی پڑہایا اور مسودہ اونکا ہی عنایت
کیا ہوا الشان فیض مین موجود ہے طرز انکا خواجہ وزیر کا

تنبیہ

ہم اوپر لکہہ چکے ہین کہ سلیمان خان جادو مولوی صاحب موصوف کے
شاگرد ہین آپ کے مرقع فیض کو دیکہکر وہ آج کل بہت ہی گرما
ہوئے ہین خدا خیر کرے × رسالہ عروض پڑہانے کی
کیا کہی ہے اور وہ بہی اپنا رسالہ ماشاء اللہ آپ بہی ایتہے ہو
کہ عروض لوگون کو پڑہاتے ہین شاعر بہی اچھے ہین مہمل ہو
یا مصنوع کچہہ نہ کچہہ موزون تو فرماتے ہین × طرز ان کا یعنے
سلیمان خان کا خواجہ وزیر کا ہے) ہاے اس فقرہ نے
خواجہ وزیر کی روحکو تہرا دیا کیون نہین سلیمان خان جس
دن آپ کے شاگرد ہوے اوسی روز آپ نے سمجھہ لیا کہ خواجہ وزیر

مرحوم کو مین نے شاگرد بنالیا دوسرے شاگرد شیخ امام بخش ناسخ اور تیسرے خواجہ حیدر علی آتش مرحوم کے مثل پیدا ہو جائینگے +

عبارت مرقع فیض

قولہ جمیل بالو امیر حیدر اگروالہ کبھی کبھی یہ بھی کچھہ کہتے تھے تاریخ انکی صفیر بلبل مین موجود ہے ٭

تنبیہ

یہ آپ کے شاگرد بلا ریب ہین خدا جھوٹھ نہ بولائے تو عمر بھر مین ایک مصرعہ بھی اس مہاجن نے نہ کہا ہوگا تاریخ صفیر بلبل خود آپ ہی کی تصنیف ہے +

عبارت مرقع فیض

قولہ جوش مولوی شاہ خلیل الدین احمد عرف شاہ خلیل رئیس قصبہ منیر ضلع پٹنہ مونگیر مین حضرت صفیر کے

شاگرد ہوئے چند سال ہوئے اونہون نے انتقال کیا

تنبیہ

انا للہ وانا الیہ راجعون شاہ خلیل مرحوم پر آپ اپنی شاگردی کی کیون تہمت لگاتے ہین سارا زمانہ انکو جانتا ہے کہ وہ شاگرد بابو مہدی بخش تسلیم کے تھے اونکا صبر کیون سمیٹتے ہین اونکی روحکو صدمہ کیون پہونچاتے ہین

عبارت مرقع فیض

قولہ حقیر سید اولاد احمد منجہلے بہائی حضرت صفیر کے بہی کبہی کبہی کچہہ فرماتے ہین ۔

تنبیہ

دیکہا ہمنے کہا نہ تہا کہ آپ کا جو شاگرد ہوگا اوسکا تخلص بہی حقیر زریر ظہیر وغیرہ ہونا چاہیے دیکہیے وہی ہے بیشک سید اولاد احمد صاحب اب وہ شاگرد بلکہ سوا شاگرد

عبارت مرقع فیض

قولہ حکیم مولوی محمد اسمعیل خان سب رجسٹرار چھپرہ مین حضرت صفیر کے شاگرد ہوئے

تنبیہ

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہان مولوی محمد اسمعیل خان صاحب سا ذی علم شخص اور کہان آپ کی شاگردی اجی حضرت وہ بڑے مولوی کا بیٹا ہے نامی گرامی اور ذی علم وکیل کا بھائی ہے جسکے گھر مین آج وہ کتب خانہ ہے کہ کسی راجہ اور نواب کے گھر مین ہوگا وہ اور آپ کے شاگرد ہون اونہون نے کونسی بات آپ مین پائی اور کونسی خوبی آپ کی نظر آئی جو وہ آپ کے شاگرد ہوتے

عبارت مرقع فیض

قولہ حضرت منشی محمد حسین عرف میان جان مرحوم میان شہرت کے شاگرد تھے آخر صفیر کے شاگرد ہوئے

اور نوجوان اس جہان فانی سے گذر گئے

تنبیہ

انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کی شاگردی کیا ہے بم کا گولہ ہے
کہ شاگرد ہوتے ہی دن سے بیٹھا اور شاگرد دفنا ہو گیا یا آپ زہر
مضمون شاعری کا اپنی اوستادی سے آپ ایسا پلا دیتے ہین
کہ آدمی فوراً مر جاتا ہے خدا آپ کے شاگردون کو آپ کے پنجہ
اجل سے بچائے اور دوسرا کوئی غریب آپ کے دام مین پھنسنے نہ
جائے × میان جان مرحوم بیچارہ میرا بڑا یار تھا عمر بہر اسنے تو
اپنا کلام آپ کو نہین دکھایا وہ غریب جب کبھی کچھ کہتا تھا تو یا
مجکو دکھلاتا تھا یا مولوی محمد شاہ شہرت سے اصلاح لیتا تھا
اوسکی کیا شامت تھی جو آپ سے اصلاح لیتا جان بوجھکر
اپنے متاع سخنوری کو برباد دیتا انا للہ وانا الیہ
راجعون +

عبارت مرقع فیض

قولہ جمیر بابو بلدیو داس اگروالہ اپنے اقران مین بعقل و وضعداری خوش خلق و فہیم ہین کبھی کبھی فکر سخن بھی فرماتے ہین

تنبیہ

نے شبہ بابو بلدیو داس ایسے ہی ہین جیسا آپ نے تحریر کیا مگر یہ تو فرمایئے کہ اونکی عقل و وضع فہم و ذکا سے آپ کو کیا سروکار شاید آپ کا مطلب یہ ہے کہ وہ بھی میرے شاگرد ہین اہاہا یہہ کہئے ہان وہ جب راستہ مین مل جاتے ہین تو آپ سے بنظر تفریح فرماتے ہین کہ اوستاد جی سلام بس آپ نے سمجھ لیا کہ ہم اوستاد ہوگئے نہیئے واللہ بابو بلدیو داس تم بھی کیا دل لگی باز ہو جیتے رہو کیا تیر کی اوڑائی ہے اچھی تفریح ہاتھ آئی ہے ع سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

عبارت مرقع فیض

قولہ دانش میر احمد حسین مرحوم خلف میر امداد حسین مرحوم ان دونون نے بمقام بہاگلپور قضا کی

تنبیہ

انا للہ و انا الیہ راجعون بس بہی اب تو ہم انا للہ کہتے کہتے لکہتے تہک گئے آپ کی شاگردی ہوئی ایک بلاے جان ہوئی قیامت ہوئی ادہر شاگردی کا نام آیا اور اودہر حضرت عزرائیل نے دست اجل بڑہایا شاگرد تو چلے لیچے ساتہہ اور بہی ایک آدہ کو گہسیٹ لیچلے معاذ اللہ العظمت للہ توبہ توبہ اللہ کی پناہ ہاے میان گہورے بہی مر گئے اور اونکے والد بہی چل بسے واہ واہ اچہے شاگرد ہوے

عبارت مرقع فیض

قولہ ذکی سید غلام حسین بہت سلیم الطبع ہین

تنبیہ

ان کی کوئی سند شاگردی کی ہنوز نہین بتائی گئی ہے شاید بہرو سایہ ہے کہ مجکو استادمان لین گے مگر حقیقت مین یہ خیال خام ہے جلد کوئی لفظ کوئی رقعہ بنا ہے دیکھی ایک ذکی ملاہو ہاتہہ سے جانے نپائے مگر ذکی آخر ذکی ہے محبی و مشفقی سید بندہ حسن تمنا کا بھائی ہے وہ آپ کے دام مین کیون آئین گے زکہی دین گے اونکے بھائی کیا کم کہتے ہین جو آپ کے شاگرد بنجائین گے

عبارت مرقع فیض

قولہ رونق سید فرزند حسین بلگرامی فیض آباد مین ہین

تنبیہ

انکی شاگردی کا ادعا محض باطل ہے اسلیے کہ فیض آباد

لکہنو سے قریب ہو وہ خود بہی خوش فکر اور ایسے مقام پر
اسپر بہی اگر وہ آپ کے شاگرد کہلائین تو یہ اونکا نصیب ہے

عبارت مرقع فیض

زریر سید سبحان حیدر صاحب ڈہیوئی کا لکہنا کبہی کبہی
محرم مین سلام کہہ لیتے ہین

تنبیہ

سبحان حیدر سلمہ اللہ تعالی کے حالات سے جبقدر ہمین واقف
ہون آپ کیا جانین گے وہ ہرگز آپ کی اوستادی کے
قابل نہین آپ کو محض مہمل گو سمجہتے ہین آپ کو اور وہ اپنا
اوستاد بنائین خدا نخواستہ ایسے وہ جاہل نہین

عبارت مرقع فیض صفیر

قولہ سلمہ سید لقمان حیدر لیلا تخلص اگر شعر لیتے ہیں تو
نہین آپ بہی کبہی کبہی کچہہ کہتے ہین اور حضرت صفیر کو وہ کہلاتے

تنبیہ

تو صاحب اور سنو آپ ہی توصیف بلبل مین اونکو شاگرد محمد شاہ شہرت لکہتے ہین اور یہہ اپنا شاگرد بناتے ہین لقمان حیدر سید سبحان حیدر موصوف الصدر کے پسر اور کلانے ہین میرے دوست روحانی ہین ماشاء اللہ آپ اسپر سید لقمان حیدر کو اپنا شاگرد بنائین وہ دن بہول گئے جو سر مشاعرہ لقمان نے آپ کی غلطیان اکپو بتائین اور آپ سے اون غلطیون کا اقرار کرکے اونکو درست کیا ابتدا کے مشاعرہ مین غزلین سنائین شعر

گلا مین کس سے کرون تیری بیوفائی کا جہان مین نام نہ لی کوئی آشنائی کا

میان مین تو چال بہجائے +

عبارت مرقع فیض

قولہ سخن ناظر عباس علی غدر مین مارے گئے

تتمہ

انا للہ و انا الیہ راجعون ہا یا اللہ یہہ شاگردی کیسی کہ آدمی
شاگرد ہوتے ہی مرجائے اور اگر اپنی موت سے نہ مرے تو
زبردستی مارا جائے ۔ ہای ناظر عبد العلی صاحب کا
نوجوان لڑکا شاگرد ہوتے ہی کیسا مارا گیا ہت تیری شاگردی
کی ایسی تیسی کیسے نوجوان کا سر تن سے اوتارا گیا ۔
اس مرحوم کا تخلص عباس تھا چنانچہ ایک غزل کا اوسکی
مقطع مجھے یاد ہے شعر جگھا رہتا ہی پتلونکا مدام ای عباس
دل آباد میرا جشن نگر ہی نہیں ۔ اس مرحوم کو تلمذ مولوی
محمد شاہ شہرت سے تھا چنانچہ دوسری غزل کا مقطع اوسکی
یہہ ہے شعر
اوستاد کا ہی فیض کہ ہم ہوگئے شاعر
عباس غزل کہتے سو شہرت کی بدولت

عبارت مرقع فیض

قولہ سخن خواجہ سید فخر الدین لکھنوی نسل دہلوی اصل خلف حضرت فقیر صاحب سجادہ نشین مقام لکھنو

تنبیہ

دروغگو را حافظہ نباشد؛ اٹھارہ برس سے خواجہ صاحب اس ملک مین روشناس خورد و کلان آپکے اوستاد ممدوح پیر و جوان ہین مگر آجتک آپنے اونکو نہ پہچانا اپنے اوستاد کے والد بزرگوار کا نام تک نہ جانا باوجودیکہ دو برس تک اونہون نے آپکی پرورش کی شاعری کے رموز بتائے بوستان خیال اور فیض صغیر اور چند مثنویون پر اصلاح دی مگر اس پر بھی آپ اوس سے ناواقف ہی رہے خیر اگر آپ نہین جانتے ہین اونکی مدارج اور مراتب نہین پہچانتے ہین تو مجھسے سنیے کہ جناب مولوی خواجہ سید محمد فخر الدین حسین خانصاحب بہادر دام اللہ اقبالہ خلف الصدق اعلم علماے بلاغت و ایقان برگزیدہ

بارگاہ یزدان جناب تقدس مآب کرامت انتساب سیدنا و مولانا حضرت خواجہ سید محمد جلال الدین حسین المعروف بحضر صاحب قدس ظلال جلالہم الے یوم الدین ولا زال سمو الطافہم عن روس المریدین والمسترشدین ولد مہر سپہر فضل و کمال مقبول بارگاہ حضرت ذوالجلال قدوہ ارباب دین زبدہ اصحاب صدق و یقین عالم علوم شریعت واقف رموز طریقت الہادی الے سبیل الرشاد حضرت سیدنا و مولانا مرشدنا و ہادینا سید ابوالقاسم محمد نظام الدین احمد رضوی المعروف بخواجہ فقیر صاحب چشتی مودودی الکہاری اعلے اللہ درجاتہ فی اعلے علیین کے ہین اللہ تعالے اونکی ذات والاصفات کو قایم اور برقرار رکہے اور اونکے فضل و کمال اور جاہ و منال ہین ترقی دے کہ حاسدون کا دل کباب ہو دشمنون کو اونکے رنج بےحساب ہو

عبارت مرقع فیض

قولہ یہ آرہ مین مرزا محمد صدیق کے بڑے بیٹے مرزا محمد ابراہیم صاحب کی دختر سے منسوب ہوئے تھے اس سے بعد غدر سنہ ۱۸۵۷ء مین انکا آنا ہوا۔

تنبیہ

صفیر کسن نے پیرانی اور معمولی طور سے تم نے نام نامی جناب حضرت مرزا محمد صدیق خانصاحب بہادر مرحوم و مغفور کو لکہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمکو جناب خواجہ صاحب کے اعزہ و اقران سے شاید عداوت ہی اور یہہ تحریر تمہارے اسبات کی شاہد ہے کہ تمکو علم و ادب سے مطلق بہرہ نہین نہ تم مین آدمیت ہی اور نہ کسی قسم کی لیاقت کوئی بہت مسلمان ہو تحریرا یا تقریرا جب آدمی اوسکو یاد کرتا ہے تو اوسکے نام کے ساتھہ مرحوم یا مغفور ضرور لکہتا ہے

یا لکھا ہے مگر تمنے اپنی تحریر میں جناب غفران مآب
جناب مرزا محمد صدیق صاحب مرحوم و مغفور کے اسم
گرامی کے ساتھ صاحب کا لفظ بھی لکھنا دریغ کیا لفظ مرحوم
یا مغفور تو بہت دور ہے بعد اسکے صاحب کی لفظ کو
تمنے بالاے سطر اونکے نام کے پاس قلم کیا ان
باتوں کو تمہاری وہی سمجھتا ہے جو تمہارے خبث طینت
اور شرارت نفس سے واقف ہو ناظرین با تمکین پر اچھی
طرح سے واضح اور آشکارا ہے کہ جناب غفران مآب
مرزا محمد صدیق خان صاحب بہادر علیہ الرحمۃ و الغفران
ایسے شخص تھے جنکی عظمت اور شان جلالت سے
آپکے بزرگوار یعنی میر بہادر علی صاحب مرحوم اور اونکے
برادر اور اخوان جنکی آپ تعریفات میں لکھتے ہیں واقف
اور آگاہ تھے بلکہ ہنوز ایسے لوگ موجود ہیں جنکے

قلوب مین خلوص پایا جاتا ہے اور جنکے دلون مین عظمت
اس خاندان کی باقی ہے اور یہی سبب ہے کہ اتبک
وہی اتحاد قدیم دونو خاندان مین اوسی طرح برقرار
اور بحال ہے اور مرزا صاحب مرحوم کے عزیزان
کو بھی اسوقت تک آپ لوگون کا ویسا ہی خیال ہے
جسطرح جناب مرزا صاحب مرحوم خیال رکھتے تھے ان
باتون کو جو جانتے ہین وہی سمجھتے ہین اور آپ بھی
خوب سمجھتے ہین مگر نفسانیت آپ کی نہین چاہتی کہ
بزرگون کی عظمت باقی رہے آپ کے والد ماجد تو کیا
آپ کے دادا جناب میر غلام یحیی صاحب بھی شاید
اسطرح نام نامی جناب مرزا صاحب مرحوم کا زبان پر
نہین لاینگے جسطرح آپنے مرقع فیض مین لکھہ کر چھپا
دیا ہے خیر یہ باتین آپ کی لیاقت ظاہر ی اور

باطنی سے نشان دیتے ہین ہم تو ہمیشہ دل لگا کر چپ رہتے ہین کہ واہ ماشاء اللہ جب ایسی ہو تب ایسی ہو

عبارت مرقع فیض

قولہ "عید کے دن حضرت صفیر مرزا ابراہیم صاحب کی ملاقات کو گئے "

تنبیہ

معاذ اللہ حضرت صفیر کیا ہوسے بلا سے جان ہوے جہان دیکھو حضرت صفیر حضرت صفیر ہے کتاب کا ورق گنہگار کے نامہ عمل کی طرح سیاہ ہے لوٹے پھوٹے چھاپے کی ایک کل کی بدولت چلو حضرت صفیر تو بن گئے لو حال تباہ ہے کیون میان صفیر صاحب بن آئے یہ پوچھتا ہون کہ جناب مرزا محمد ابراہیم صاحب سلمہ کیا آپ کی سرکار دولتمدار کے ملازم ہین جو آپ نے

قولہ غرض قصہ سیر روشن سخن کی بنا پڑی ۱۲ اور روزمرہ دو
طبع زاد ہے وہ ایک ورق کہانے کا لکھ لاتے اور حضرت صفیر
اوسکو وسعت دیکر تصحیح فرماتے۔

تنبیہ

قصہ کیا تھا کوئی مکان تھا یا کوئی دیوار تھی اور آپ کوئی معمار
تھے کہ نے آپ سے اوسکی بنا پڑنی دشوار تھی صفیر ہیں جیتا
ہون کہ اس جھوٹھ اور فریب کی باتوں سے فایدہ کہاں آپ
کہاں خواجہ صاحب اور نثر نویسی یا نظم گوئی آپ سے
دیہاتیوں کی مدد چاہیں گے خدا کی شان ہے اور آپ کے
اس جھوٹھ کے قربان نیکی برباد گنہ لازم اوستاد تو شاگرد
بن گئے اور شاگرد اپنے اوستاد کے اوستاد ہو گئے
یہ سزا ہے حضرت خواجہ صاحب کی مروت اور افشا
کی کہ برسوں آپ کی تعلیم میں اونہوں نے محنت کی

بوستان خیال کے ترجمہ کو درست کیا فیض صفیر نے
اصلاح دی روزمرہ بتایا محاورے دہلی اور لکھنو کے سکہائے
آپ کی ہر طرح کے امور ضروری مین مددگار رہے مگر آپ
اونکے احسانات کو ذبح کرنیکو چہری لئی تیار رہے سچ ہے
شعر نکوئی با بدان کردن چنانست کہ بد کردن بجاے نیک مردان

عبارت مرقع فیض

قولہ مرزا صاحب نے خواجہ صاحب سے کہا کہ آپ سے ملنے بغلگیر
ہونے کے فرمایا کہ یہ خواجہ فخرالدین صاحب لکھنو سے میرے
یہان منسوب ہوے ہین ×

تنبیہ

ہائے رے تیری کجی زبان کہ لکھنو سے میرے یہان منسوب ہوے
ہین یہ واقعہ ملاقات محض غلط بلکہ پہلی ملاقات کی حقیقت یہ ہے
کہ خواجہ صاحب جناب تقدس مآب مولوی سید امداد علیخان صاحب

تنبیہ

بولو محمدی یا حسین اوس قصہ مین داستان شہزادہ
آرام دل اور ملکہ حسن افروز کی ہے نہ کہ معشوق کا نام
دلارام جو لونڈیون کا نام ہوتا ہے یہ تو آپ کی رسائی فکر
اور متانت ذہن ہے کہ معشوقہ شہزادے کا نام ایک
لونڈے کے نام سمجھے ساتہہ بتایا بہلا اب افسانہ گوئی کی باریکی اوس
نزاکت کو کیا جانین ابہی بات پر کہتے ہین کہ خواجہ صاحب کی
نظم نثر پر میری اصلاح ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ

عبارت مرقع فیض

قولہ اوس قصہ مین سال بہر تک محنت کی

تنبیہ

چہہ مہینے مین تین نقلین آپ سے اوس قصہ کی لکہوائی گئی ہین
اور سو جزو کے حساب سے عہ آپ کی فرزندی سکے

مولوی محمد حنیفی اور مولوی فتح محمد سے صرف نحو منطق حکمت کو
۱۶ برس کی عمر تک حاصل کیا حضرت جناب نواب اسد اللہ خان
غالب مرحوم و مغفور خواجہ صاحب کے نانا تھے اونہوں نے فارسی کی
تکمیل کی اونہوں نے رموز شاعری کو بھی بتایا مگر یہ فرمایا کہ ابھی
نہ کہو جب تک جمیع علوم کی تحصیل سے فراغ حاصل نہو مگر خواجہ
صاحب ان دنون کسی اور ہی عالم مین تھے اون سے نرہا گیا اور
شعر کہنے لگے ایک غزل حضرت غالب قدس سرہ کو دکھائی
جسکا ایک شعر یہ ہے خواجہ سید محمد فخر الدین حسین سخن دہلوی
سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینوں پر ہمین تو موت ہی آئی شباب کے بدلے
خواجہ صاحب کے نانا صاحب نے خواجہ صاحب کو گلے لگایا اور آبدیدہ
ہوکر فرمایا کہ میری جان ایسا شعر نہ کہا کرو ابھی تو تمنے ہوش بھی
نہین سنبھالا دنیا مین کیا دیکھا بھالا دیکھو عارف ایسی ہی لخت جگر
اد کل کرونیا سے ناشاد گیا تم بھی زندگی سے بیزار ہو

غرض نہایت خفا ہوئے اور تاکید کی کہ خبردار اب جو تو نے کہ ایسا شعر کہا ہے تو سید نہیں سیجان اور اپنے ایمان و صورت سے بیزار ہو جاؤں گا بسکہ حضرت خواجہ صاحب اون سے بہت ڈرتے تھے شعر کہنا موقوف کیا اور پھر بیتیس برس تاریخ فارسی جو خاص اون کے نانا کی تصنیف تھی اوسکو تمام و کمال حضرت مصنف ہی سے پڑہا اور کچھ رقعہ پنج آہنگ کے بھی پڑھے تھے کہ زمانہ کا انقلاب ہوا اور خواجہ صاحب دہلے سے لکھنؤ آئے بسکہ ذوق شعر گوئی دامنگیر تھا اور اپنے وطن مالوف سے مفارقت ہوئی تھی زبان دہلے اور مکان دہلے ایک طرح خود ایجاد کر کے اوسمین ایک سہ غزل لکھی اور جناب نواب اصغر علیخان صاحب تسلیم دہلوی مرحوم کی خدمت مین واسطے اصلاح کے پیش کی کہ وہ لکھنؤ کے شعرا سے نامبر آور وہ مین تھے اونہوں نے فرمایا کہ آپ کا ادب مانع ہے کہ مین آپ کے کلام بلاغت

لطف نام میں کچھ بھی تصرف کروں مگر الامر فوق الادب ناچار
آپ کی خدمتگذاری کہ بدل وجان قبول ہے چنانچہ غزل کو
دیکھا اور اصلاح سے مزین فرمایا اور چونکہ وہ غزل ایک واقعہ
حالیہ کے پیرایہ میں اپنے ناخن بدلزن تھے کہ اونہوں نے
غزل مذکور اخبار میں چھپوا دی چند روز کے بعد دہلے میں وہ
زمین طرح ہوئی اور سیکڑوں شعرا نے اوسیطرح میں غزلیں کہیں
یہانتک کہ وہ ایک کتاب ہو گئی جب سے خواجہ صاحب بہار غزلیں
اور قصاید کہتے رہے صرف دو مہینے لکھنؤ میں رہے اور تیسرے
مہینے پھر اجناب چچا صاحب کے بمقام آرہ سنہ ۱۲۶۰ ہجری میں تشریف
لائے ہو لیکن طبیعت طرف تحصیل علوم کے مائل تھی حضرت
جناب مولوی امداد علیخان صاحب بہادر اور مولوی عبدالکریم صاحب سے
شرح مسلم وغیرہ کا درس لیتے رہے آخر ایک واقعہ جگر خون کن
کا اثر حضرت خواجہ صاحب کے دل پر ایسا تھا جسکو وہ دہلے سے

ہمراہ لائے تھے کہ اوسکی وجہ سے ایک داستان عشق و عاشقی اونسے لکھوائی یعنی کچھہ دنون طبیعت سند و مشق سخن کی تصنیف سے بہلائی بعد اسکے امتحان وکالت کا دیکر سند وکالت درجہ اول کی پائی خوشنویسی مین اصلاح جناب حکیم حاجی حوکو حافظ عبد العلی صاحب مرحوم سے لی اور اسمین بدت تک مشق کی غزلون کی اصلاح برابر اپنے نانا سے بذریعہ تحریرات کے لیتے رہے یہان تک کہ ایک دیوان ۱۲۹۸ تک مرتب ہو گیا جسکا دیباچہ حضرت غالب مرحوم کا اوس دیوان کے عنوان مین موجود ہے یہہ ہی تذکرہ تعلیم حضرت جناب خواجہ فخر الدین صاحب کا جسکو دلی سے کلکتہ تک اکثر لوگ جانتے ہین اور جناب خواجہ صاحب کے بعض اوستاد اسوقت تک موجود ہین آپ کو علم سے کیا سروکار آپ بمقابلہ جناب خواجہ صاحب جہلا کے شمار مین ہین آپ کو یہہ مادہ کہان جو آپ کسی بیہ

شفقت کرین اور شفقت بھی کیسی کہ بزرگانہ ای بیتیری شان دیسی گھوڑی اور خراسانی چال اور اسپر بزرگی کا تازیانہ × اگر کچھہ دعوی ہے تو آئیے سامنے بیٹھہ جائیے کچھہ ہمسے سنئے کچھہ ہمکو سنائیے ×

عبارت مرقع فیض

قولہ اگرچہ چھپنے کے وقت کچھہ تغیر بھی ہوا ہے ×

تنبیہ

سروش سخن کی نقل جب آپ لکھتے تھے تو آپنے ایکروز دست بستہ جناب خواجہ صاحب سے یہ عرض کی کہ کلام میرا برا بہلا جو کچھہ ہے وہ ہنوز چھپا نہین ہے اور مجکو اسقدر قدرت نہین کہ اوسکو چھپواؤن آپ اس قصہ کو چھپوائینگے اگر اجازت دیجیے تو مین بھی کچھہ اشعار اپنے جابجا اسمین درج کرتا جاؤن کیونکہ اسمین سب کے اشعار آپ نے درج فرمائے ہین میرے بھی

کر اشعار پڑھین گے تو اوسکے ساتھہ چھپ جائین گے
بسکہ آپ کی مہمل گوئی سے خواجہ صاحب واقف ہو چکے
تھے آپکے کلام مین اصلاح دیچکے تھے اس امر کی اجازت
دینے مین کچھہ تامل کیا مگر مروت سے اونھون نے یہی فرمایا کہ اگر
کوئی شعر اچھا منتخب آپ کا کسی موقع عبارت مین مناسب ہو
تو خیر لکھہ دیجئے گا یہہ اجازت ملتی آپ کی گویا مراد مل گئی
پھر تو آپ نے کتاب کی نقل مین اپنی غزلین کی غزلین جا بجا
بھرنی شروع کین ایک ایک جگہہ بیجا اس بیجا اور بیسود شعر
مہمل بیمحل اور بیموقع لکھنے شروع کئے جو خود خواجہ صاحب کی تصنیف
مین نثر سے زیادہ نظم ہی نظر آتی ہے اور نظم بھی کیسی کہ جسکو
اگر اہل زبان سنین تو لاحول پڑہین جب یہہ نوبت اوس کتاب
کے صاف کرنے مین واقع ہوئی تو خواجہ صاحب نے آپسے کہا
کہ آپ اب اپنے اشعار تحریر نفرمائین کہ بیسود کتاب طول ہوئی

جاتی ہے ہرچند منع کرتے رہے مگر آپ نے سارا دیوان اپنا
صفیر بلبل جو اوسوقت تک چھپا نہ تھا سرقہ سخن مین بھر دیا
آخر خیال خواجہ صاحب نے کل اشعار آپکے اوس کتاب سے خارج
کردے شاید دو چار اشعار جنپر اصلاح خواجہ صاحب کی تھی آپ
کی خاطر سے رہنے دیئے یہ تغیر لیا اوس کتاب مین واقع ہوا
کہ آپ کی آنکھوں مین خون اوتر آیا مگر چونکہ آپ کو خواجہ صاحب
سے انواع واقسام کا نفع تھا اسلئے آپنے دم بھی نہ مارا سب
سے زیادہ نفع تو آپکا یہ تھا کہ آپ کو ہزاروں محاورے یاد تھے
آپکے غلط محاوروں کی اصلاح روزمرہ کی بول چال مین
ہوتی تھی تانیث اور تذکیر اور محاوروں کو آپ لکھے جاتے
تھے الغرض آپکی اشعار جو اوس قصہ سے نکالدیئے گئے
البتہ یہ بہت بڑا تغیر تھا جسپر حضرت کا
یہ تغیر ہوگیا اور اب تک کہ اوس کتاب کے چھپنے

کا زمانہ ہوا چہرہ مبارک متغیر ہے اور اوس تغیر ہی نے یہ رنگ دکھلایا ہے کہ بعد ۱۹ برس کے آپ نے اپنے اوستاد کو اپنا شاگرد بنایا اور براہ غیظ و غضب ایک اہل زبان کے کلام میں اپنے اصلاح دیکر وقع کا داغ لگایا
شعر تا کہ مشہور ہون ہزاروں میں * ہم بہی ہیں پانچوین سواروں میں +

عبارت مرقع فیض

قولہ بہرحال یہ قصہ طول ہے

تنبیہ

یہ قصہ بلاشبہ بہت طول ہی مگر فضول ہے اسلیے کہ خواجہ صاحب کریم النفس ہین اونکی شان ہی بعید ہے کہ اپنے اون احسانات کو یاد دلائیں جو آپ کے ساتہ ہوے اور جسکے آپ کسی طرح مستحق نہ تہے

عبارت مرقع فیض

قولہ تلامذہ کے لئے مشاعرہ جو آرہ بین ہوسے ہین

تنبیہ

سوا آپ کے گھر کے دو چار لڑکون کے اور کون آپکا مدرس تھا کہ ان آ
واسطے سننے کلام بلاغت نظام جناب خواجہ صاحب اور مولوی محمد شاہ شہرت
کبھی کبھی چھہ مہینے برس روز پر ایک مختصر سا جلسہ برائے نام بطور مشاعرے
کے کیا کرتے تھے جبین ہمیشہ خواجہ صاحب سخن دہلوی اور مولوی محمد شاہ شہرت
مقابل مین آپ نے زک کہایا کیے خجالت سے سر جھکا لیے گئے چنانچہ اون مشاعرون
کے اور بعض بعض خاص معرکون کی غزلین آپ کی اور جناب خواجہ سید محمد فخر الدین حسین
صاحب سخن دہلوی کی ایک جگہہ چھپ گئے ہین گلدستہ سخن دانی اوس مجموعہ
کا نام ہے ناظرین انصاف پسند اون غزلون کو دیکھہ کر سمجھہ لیتے ہین کہ
شاگرد کا کون سا شعر ہے اور استاد کا کون کلام ہے ۴

عبارت مرقع فیض

قولہ سید محمد ہاشم کہ اس فن مین اونکے ہم سبق مین اکثر اونکو

اصلاح رہا کرتے ہین

تنبیہ

اللہ رے تیرا جھوٹ ہ مشفق جن شاعرون کا آپ ذکر کرتے ہین اُونمین تو
بیچارے محمد استیم پیدا بھی نہین ہوئے ہونگے اور اگر شاید پیدا ہوی ہونگے تو پانچ
چھہ برس کے بچے ہونگے وہ اور فکر سخن ایام طفولیت اور شاعری کا فن یاد کر
لے سکتے تھے مگر یاور زاد شاعر یہ سنا تھا وہ انہین کو سنا محمد ا
تو حضرت خواجہ صاحب سلمہ اللہ تعالی کی اصلاح کیا ہو سکتے ہین اگر بابا میر
امانت اللہ صاحب مرحوم ہوتے تو البتہ اونکی اصلاح ہو سکتی تھی آپ کو جو وہ کبھی
اصلاح کرلیتے ہین تو صرف اسلیے کہ آپ خواجہ صاحب کے شاگرد ہین اونکو
اسوقت تک آپ کی تعلیم کا خیال ہے کہ آپ کی اصلاح ہوتی رہے
اور اب تو آپ سمجھین کہ شاعری اسی کہتے ہین الحمد ہین تو جناب خواجہ صاحب
کی ہمنشینی اور علو ہمت اور مروت کا قایل ہون کہ باوجود اسکے کہ آپ خواجہ
صاحب سے دربردہ مقابلہ ہی مین آتے ہین مگر وہ تل جاتے ہین غازیپور کے

مشاعرے مین جب آپ غیر طرح غزل اپنی پڑھ آئے جسکا مطلع یہ ہے

صفیر سچی باتون پہ بڑے لوگون کا کیا بگڑا وہ بیٹھے ہین شرم کہاتی ہوئی

آنکھون کی نظر کیا وہ بیٹھے ہین تو خواجہ صاحب کو صرف اسی سبب سے

کہ آپ نے اونسے اصلاح لی ہے اس مہمل غزل کے پڑھ آنے کا غیر

شہر کے مشاعرے مین بڑا رنج ہوا چنانچہ آپکو یاد ہوگا کہ خواجہ صاحب

نے بوقت ملاقات آپ سے ناراض ہوکر فرمایا کہ بہائی تم ایسی مہمل غزل

غازیپور کے ایک عمدہ مشاعرہ مین پڑھ آئے وہان کے شعرا تمکو کیا کہتے ہونگے

مگر آپ نے ہنسکے ٹالدیا اور کچھہ جواب نہ دیا غرض اس سے یہ ہے کہ باوجود

آپ کی اسقدر سرکشی اور غرور اور مہمل گوئی کے خواجہ صاحب کو تھوڑا بہت

آپکے حال پر نظر مہربانی کی ہے چنانچہ ایک غزل کے مقطع مین جناب خواجہ

صاحب نے آپ کو یون یاد فرمایا ہے سخن دہلوی سلمہ صفیر کیونکر

پڑھ لکھیون کہون وہ جو کچھہ ہے سخن تمہارا اگر یادگار باقی ہے

عبارت مرقع فیض

قولہ اوسوقت کی اصلاحی غزلین اور بلوانیواسکے اور اصلاحی غزلین تحریر پاتے ہین +

تنبیہ

یہ فریب اگر آپ کسی دستاویز مین کرتے کسی مقدمہ مین جہوٹی گواہی دیتے اور وہ جعل اور جہوٹ چل بہی جاتا توشاید کچہہ نفع بہی ہوتا کیونکہ روپیہ آپکو آسائش ملتی لوگون کے اشعار مین جعل بنانے سے اور سرقہ بہوٹہہ بولنے سے آپکو کیا حاصل ہیر کچہہ سمجہہ مین نہین آتا کہ آپکو اسکا کیا مزہ ہے یہ شاعری ہے جو آپ نے گہر کیا کرتے تہے تو شاید نسبت بہی تہی کہ جو لوگ شاعرے مین آکر طرح مین یا غیر طرح غزلین پڑہتے تہے اونکو اون لوگون نے لیکر اپنے پاس رکہلیا اور جب موقع ملے اون لوگون کے اشعار مین اپنا تصرف کرکے زبردستی اپنا شاگرد بنا ڈالین یہ ایک عجیب طرز مکر کا ہے اور یہہ بہیا دہنگ جعلسازی کا ہے جسکی سزا تعزیرات ہند مین کہین نہین لکہی ہے مگر اسکی سزا یہی ہے کہ آپکی تحریر کا دندان شکن جواب دیا جاے

اور ہمیشہ آپ سے معاوضہ کیا جائے حضرت خواجہ صاحب تو کچھ نہیں ہوئے مگر اونکا خادم آزاد آپ کی خدمت گذاری کو ہمہ دم حاضر ہے مرقع فیض نشان فیض فیض صفیر جتنے فیض آپ جاری کر سکیں جاری کیجیے آزاد کبھی سکے جواب میں قاصر نہیں ہے ×

عبارت مرقع فیض

قولہ اور سخن تخلص اوستاد ہی کا بخشا ہے ×

تنبیہ

تخلص بخشا ہوا ہے یہہ محاورہ آج نیا سنا تخلص کیا ہوا کوئی پرمٹ ہوا کوئی منتر کہ فلان نے فلان کو بخشا اس بہوندے اور مہمل عبارت سے مطلب شاید آپکا یہ ہے کہ سخن تخلص خواجہ صاحب کا ہمنے رکہا ہے یا ہمنے کہا کہ آپ یہ تخلص رکہیے ماشاء اللہ جہان تک آپ سے ہو سکے جہوٹ بولے جائیے فریب کی باتوں سے باز نہ آئیے سخن تخلص خواجہ صاحب کا اونکے نانا نواب اسد اللہ خان غالب مرحوم نے رکہا ہے چنانچہ خواجہ صاحب نے جو غزلین ہلی میں

کہین اون مین سی ایک غزل کا مقطع یہہ ہے سخن دہلوی
سخن غذا ہے جو ہجر صنم مین لخت جگر　تو خون دل ہی ہمارا شراب کیے لیے
اور قبل آنے آرہ کے جو غزل لکہنو مین کہی اوسکا مقطع یون ہے سخن دہلو
نام ہی نام تہا دہلی سی سخن عالم مین　اور یہی حضرت غالب کے نشان دہلے

عبارت مرقع فیض

قولہ نقل خط خواجہ فخر الدین سخن دہلوی بدستخط خاص بنام اوستاد خود
حضرت صفیر مدظلہ

تنبیہ

شرم نہ آئی کہ اپنے اوستاد کو تو صرف خواجہ فخر الدین لکہا اور
اپنی تئین اپنے ہاتہ سی حضرت صفیر مدظلہ تحریر کیا یہ مثل سچ ہی جسنی کی حیا اوٹہی کہا ہی ملا ہی وہ

عبارت مرقع فیض

قولہ اوستادی جناب میر سید نذر احمد صاحب کلاہ سبز ۱۳ عدد سالانہ دو شالے
وکامدانی وغیرہ ارسال ہست قیمت ہر کلاہ بر سر کلاہ کوشنہ ہست وہ اسکی توضیح یہ ہین

پرچہ نوشتہ سے آید ہر قدر کہ فروخت شود قیمت آن معہ کلاہ بابندہ

عنایت فرمایند

تنبیہ

یہ رقعہ اصلی نہین جعل ہے اوستادی کا لفظ جو آغاز رقعہ مین وہ آپکی اوستادی کھلی نہین پاہی اوستاد ہے کہ جب مجکو کوی تحریر نہین ملتی تو لوگو یون ہے کے رقعہ مین لفظ اوستادی بڑہا دیا مگر یہہ نہ سمجھی کہ فریب کھل جائیگا اپنے سکّے دینے پڑینگے آخر بجز افسوس کچہہ ہاتہہ نہ آئیگا + مجھی یاد آتا ہے کہ میان مظفر حسین تاجر لکھنو سے کچہہ مال تجارت لائے تہے اور خواجہ صاحب کے ہان فرود ہوئے تہے آپنے رقعہ لکھکر خواجہ صاحب کے معرفت سوداگر موصوف کو بلایا مگر وہ نہ گئے شاید خواجہ صاحب نے اپنے رقعہ کے ذریعہ سے ٹوپیان بہیجدی تہین اوسی مین آپکے اوستادی کو کام فرمایا اوستادی کا لفظ بڑہایا×

قولہ سلطان بندہ سید تجمل حسین خان عرف سلطان مرزا بنام جناب نواب حاجی سید ولایت علیخان صاحب بہادر عظیم آبادی اسلئے آخرہ

تنبیہ

جناب سلطان صاحب کو وہی مروت اور خلیق پاکر جہان تک آپ سے ہو سکے
اپنی تعریفیں انکی تصدق میں کیئے جائیے مگر آپ جتنے ہین سلطان صاحب
کو خوب جانتے ہین مرزشناس آپ کی چالین پہچانتے ہین

عبارت مرقع فیض

قولہ شاہ سید علی محمد خلف مہین جناب میر عباس صاحب مرحوم رئیس
جاجیگنج پٹنہ ۱۲۸۰ھ میں جناب شاہ الفت حسین صاحب فریاد مدظلہ کے شاگرد ہوئے

تنبیہ

شاباش مرحبا یہان تک سچے ہو یونہین سچ بولا کرو سچ لکھا کرو ۔

عبارت مرقع فیض

قولہ ۱۲۸۱ھ ہجری میں باستبداد تمام جناب صفیر کے شاگرد ہوے
اور ۱۲۸۲ھ تک یکقلم برابر تعلیم پائی ۔

تنبیہ

بس یہی باتین اچھی نہین جہوٹ میری چڑ ہے پہر وہی اپنی قدیم چال

چلی جناب شاہ الفت حسین صاحب فریاد بفضل الٰہی زندہ اور
موجود ہین جناب میر علی محمد صاحب شاد کو کیا ضرورت تہی کہ وہ اپنے
اوستاد کے موجود رہتے ہوئے آپ کی شاگرد ہوتے مقام
استعجاب ہے اور دروغ آپ کا قابل انتخاب

عبارت مرقع فیض

قولہ اور دور ونزدیک یعنی بذریعہ خطوط و ملاقات فیض پایا کئے

تنبیہ

پہر کیا ہے جو وہ آپ کے مقابلہ کو موجود ہو جاتے ہین مشاعرہ مین آپ
کو دہمکاتے ہین دبا ہین جناب میر علی محمد صاحب شاد دیہہ سے فساد
آپ کے حلم اور بردباری کے سبب سے ہے نہ آپ ایسے حلیم اور سلیم ہوتے
نہ آپ پر یہ طوفان اوٹہتے نہ آپ صغیر کو اپنا کلام سنانے اور
شاگرد بنتے اگر آپ اپنی غزلین اونکی تصرف بیجا کو بنظر حلم
انکساری نہ مان جاتے تو وہ آج آپ پر کیون سنتاتے مختصر قصہ یہ ہے

کہ ایک تقریب مشاعری مین آپ آرہ سے آئے اور قبل مشاعرہ میر علی محمد
صاحب سے ملاقات ہوی آپنے بہر صاحب موصوف سی ایک حجرہ مین لیجاکے
لے بیٹھے فرمایا کہ جناب میر علی محمد صاحب ذرا آپ کی غزل ہم ہی سنین
جناب شاد صاحب نے از راہ تکلف آپ کو غزل سنائی ایک لفظ
پر آپ نے اعتراض کیا اونہون نے جواب شافی دیا مگر آپ نے اوسکو نہ مانا
وہ خاموش ہو رہے اور اسی بات پر آپکے شاگرد ہوگئے سبحان اللہ
کیا تیری شان ہے کہ باتون باتون مین آدمی اوستاد اور شاگرد بنجاتا ہے
ہمکو تو ایسی واقعہ پر رونا آتا ہے کہ کمال علم و ہنر تو زمانہ سے اوٹھ گیا مگر
اوستادی کے نام پر مرتے ہین جہلا بھی اوستادی کا دعوی کرکے فن
شاعری کی مٹی خراب کرتے ہین یہان تک میرا علم ہے اور جیسا
دیکھا جاتا ہے اوس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جناب میر علی محمد صاحب شاد آپ
کے اوستاد ہوسکتے ہین نہ آپ اون کے *

عبارت مرقع فیض

قولہ شیخ محمد حسن ساکن ترسے محلہ قصبہ آرہ

تنبیہ

شیخ محمد حسن شہرت کے شاگرد ہین جب مشاعرہ ہوتا تھا تو کچہہ کہتے تھے اب
بڑہوتی کچہہ نہین کہتے ×

عبارت مرقع فیض

قولہ شور ہیں میر قوت علی بلگرامی قبل غدر حضرت صفیر کے شاگرد ہین

تنبیہ

مجہہ سے اور اون سے آرہ مین ایک مرتبہ ملاقات ہوئی ہے گو وہ آپ کے
قرابتدار ہین مگر اونکے طرز کلام سے ایسا معلوم ہوا کہ وہ آپ کے
شاگرد نہین آپ کو جو اوہون نے اپنی غزلین چہاپنے کو دی ہین تو آپ
آپ اونکو اپنا شاگرد لکھکر چہاپ دیجیے یہ تو آپ کے بائین ہاتھہ کا کہیل ہے
شاگردون کی تو ریل پیل ہے

عبارت مرقع فیض

قولہ شور داروغہ عبد الرحمن ×

تنبیہ

اونکی تقریر دلپذیر جسم اوپر لکھہ چکے ہین ناظرین اوس تقریر سے سمجھہ لین کہ وہ کیسے شاگرد ہین ×

عبارت مرقع فیض

قولہ مولوی کفایت حسین مرحوم چند کے اصلاح لیکر حج کو گئے اور وہین انتقال کیا

تنبیہ

لیجئے چند روز ہی کی اصلاح نے انکو بھی شاعر کامل بنا دیا انا للہ و انا الیہ راجعون

عبارت مرقع فیض

قولہ سید آل نبی حضرت صفیر کے اقران مین ہین اور ہم مکتب ہین برسا برس استاد کی صحبت سے فیض پایا ہے

تنبیہ

ہان سید آل نبی بیچارے اکہان ہین وہ تو رمضان سنہ المبین راہی ملک البقا ہوئے

مین خوب جانتا ہون کہ وہ شعر بہت ہی کم کہتے تھے مگر جب کچھ کہتے تھے تو قدر بلگرامی سی اصلاح لیتے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون ×

عبارت مرقع فیض

قولہ فرماد میر جعفر حسین صاحب خلف میر محسن صاحب ×

تنبیہ

یہ بزرگ شاگرد جناب شاہ الفت حسین صاحب فریاد کے ہین ×

عبارت مرقع فیض

قولہ لالہ جگت بہاری لال ×

تنبیہ

غزل کے دیکھنی سی معلوم ہوا کہ خوش فکر ہین لیکن اگر آپ کے شاگرد بن جائنگے تو خوش کلامی بالای طاق چند روز دن مین شاعر کامل ہوجا پہر شاید مارے شرم کے کسیکو اپنی غزل نہ سنائین گے ×

عبارت مرقع فیض

قولہ میر عباس علی بلگرامی

تنبیہ

یہ صاحب شاگرد قدر بلگرامی کے تھے۔

عبارت مرقع فیض

قولہ کبیر رفعت حسین میر عباس کے بھانجے

تنبیہ

یہ البتہ آپ کے شاگرد معلوم ہوتے ہیں انکی غزل کا مطلع خود ہی بہ ندائے بلند پکار رہا ہے کہ میرا قابل شاگرد صفیر بلگرامی کا ہے اور وہ مطلع یہ ہے جو مرقع سے نقل کیا گیا کبیر تیر لیت ہو زرد دیکھکر یوسف بھی شیدا ہو گیا شوق میں ہے جو مردہ تھا وہ زندہ ہو گیا ۔ جی چاہتا ہے اس غزل کا ایک شعر بھی لکھہ دوں جو مرقع فیض میں موجود ہے لیجے لکھنے بیٹھو تو اسے لکھے دیتا ہوں کبیر ایک لحظہ بھی شہزادہ کہ ہوئی گفتگو برق کی مانند میرے پاس آیا ہو گیا ۔ واللہ ردیف کیا چلی ہے مطلع

سبحان اللہ اور حسن مطلع ماشاء اللہ واہ میان صفیر واہ جزاک اللہ
حسن مطلع کے قایل سے بلکہ اونکے استاد سے ہین یہ پوچھتا ہون
کہ جب وہ ایسا تہا تو اوس غریب کو کیون تکلیف دی پچہلے ہی ہین
کیون نہ منگوا لیجے ×

عبارت مرقع فیض

قولہ سید نور احمد سلمہ اللہ تعالے صاحبزادہ جناب صفیر کے ہین
ماشاء اللہ ابھی گیارہ برس کے ہین الے اخرہ

تنبیہ

انچہ پدر نتواند پسر تمام کند یہ کچھہ آپ کا نام روشن کرینگے کیون
نہین صاحب مچہلی کے بچے کو تیرنا کون سکہائے انکو اوستاد کی کیا ضرورت
یہ تو پیدا ہوتے ہی شاعر ہوے ×

عبارت مرقع فیض

قولہ لالہ منیر علی احمد ساکن مرجحی یہ حضرت استاد کے ساتھہ

تنبیہ

یہ میر علی احمد ہین جنکو حکیم صاحب نے نسخہ لکھہ دیا اوسمین نافع باد
لکھا تھا عطار کی دوکان پر گئے سب دوائین لین اور نسخہ سے ملائین
تو کمبخت نافع باد کو گھٹ گئی عطار سے کہا کہ بھئی نافع باد تو دو اوسنے کہا
صاحب میرے پاس تو یہ دوا نہین ہے وہان سے دوسرے اور تیسرے عطار
کی ہان گئے غرض تمام شہر مین نافع باد ڈھونڈتے پھرے مگر کہین
نہ ملی تو حکیم صاحب کے پاس جاکر نسخہ پھینک دیا کہ حضرت ایسی دوا آپ نے
لکھدی کہ تمام شہر مین کسی عطار کے پاس نہین ملتی اونہون نے جب
سے پوچھا کہ بھائی کونسی دوا ہے آپ نے نسخہ پر اونگلی رکھکر بتایا کہ
نافع باد کون سی دوا ہے حکیم صاحب نے کہا کہ تم جاؤ اپنے باپ کو بھیجدو غرض
اونہون نے اپنے باپ کو بھیجدیا حکیم صاحب نے کہا کہ آپ کا لڑکا بالکل کودن ہے
نافع باد دوا ڈھونڈھتا پھرتا ہے علی احمد کے والد نے کہا کہ وہ نادان
ہے قصبے مین یہ چیزین کہان ملین گی آپ نسخہ دیجئے مین خود ڈھونڈھ کر لاونگا

والنے لے آؤ انکا سبحان اللہ باپ ایسے اور صاحبزادے اپنے عرض ایسے
لوگون کی صحبت حضرت صفیر کو مدت تک رہی اسی سبب سے ابھی تک
بھولے بھالے ہین کیون نہون ایسے اوستاد کے شاگرد ہین دیکھو
تو نافع یاد مین کیا مضمون نکالے ہین میان علی احمد صاحب ایکروز کہنے
لگے کہ دیکھئے تو محرم کا بھی کیا عظمت ہے کہ جب ہوتا ہی چاندنی نہی راتین ہوتا ہی

عبارت مرقع فیض

قولہ مخلص سید اولاد علی صاحب ابن سید ابو علی صاحب بلگرامی ابن سید
بہادر علی صاحب مرحوم و مغفور حضرت صفیر کے اقران سے ہین ×

تنبیہ

میر اولاد علی صاحب میرے دلی دوست ہین مین نے اونکا کلام سنا ہے
طبیعت ستھری اور شگفتہ ہے اور فکر ایسی پاک صاف ہی کہ اب تک پہ
اولتے ہیتے ہین دیکھئے مرقع فیض مین جہان اونکا ذکر ہے
لفظ شاگردی اونکے واسطے آپ کے قلم سے نہین نکلا سمجھتے

ہین کہ گو عزیز ہے کہین بگڑ مچائے گہر کا بہیدی لنکا ڈہائے مثل

مشہور ہے ایسا نہو کوئی اور تازہ آفت آئے ۔

عبارت مرقع فیض

قولہ سید محمد حسین عرف محمد و صاحب ستار اسلئے اخرہ

تنبیہ

میرے بڑی یار ہین وہ پہلے کچہہ شعر کہتے تہے اندنون اونکو

فکر شاعری مطلق نہین ہے یہ غزل جو مرقع فیض مین چہپی ہیہ

اونکی اوسوقت کی فکر ہے جبکہ آپ کچہہ بہی موزون نہین فرماتے تہے

خدا جانے آپ کو وہ غزل کیونکر ہاتہہ آگئی جو آپنے مرقع فیض مین

چہاپدی +

عبارت مرقع فیض

قولہ حکیم نوازش حسین صاحب اسلئے اخرہ

تنبیہ

یہ حضرت سلام کہتے ہین غزل کبھی نہین فرمائی ۔

عبارت مرقع فیض

قولہ سید علی محسن بلگرامی ہمیشہ سے شاگرد حضرت صفیر کے ہین

تنبیہ

ہمیشہ سے شاگرد صفیر کے ہین اسکا مطلب شاید یہ ہے کہ جب سے پیدا ہوے جب ہی سے شاگرد ہین وہ کیا بات ہی کیون نہون پھر آخر اوستاد کیسے ہین وہ لیسے شاگرد بھی ہین ؁

عبارت مرقع فیض

قولہ شاہ حفاظت حسین صاحب خلف مولوی بخشش حسین صاحب مقیم حاجی گنج پٹنہ آرہ مین آکر حضرت صفیر کے شاگرد ہوئے الٰی آخرہ

تنبیہ

مجھسے اور شاہ حفاظت حسین صاحب سے ۱۵ یا ۱۶ برس سے ملاقات ہی مجھسے کبھی اونھون نے نہین فرمایا کہ مین صفیر کا شاگرد ہون

کلام اونکا بیشتر مین نے سنا بہت ہی خوب فرماتے ہین اور اسی پر
قیاس کرسکے ہین کہتا ہون کہ وہ ہرگز آپ کے شاگرد نہین اگر
آپکے شاگرد ہوتے تو آپ ایسے شعر پاکیزہ اونکی طبع عالی سے
نہ نکلتے اور اگر وہ کوئی شعر اچھا کہنے بھی لاتے تو آپ اپنی اوستادی
سے اوس شعر کو خاک مین ملا دیتے خدا نکرے کہ وہ آپکے شاگرد ہون خدا
آپ کی ہوا سے بچاتے ۔

عبارت مرقع فیض

شیخ محمد اسمعیل ولد منشی محمد ابراہیم وکیل الہ آباد نے سنہ ۹۵ ۱۲ ہجری مین شاگرد ہوئے

تنبیہ

ابہی کچھہ نہین بگڑا ہے اللہ تعالیٰ اس بچے کو ہدایت دے کہ وہ آپ کی
اوستادی کے جال سے نکل جاے آپکے دہوکے مین نہ آے

عبارت مرقع فیض

قولہ نہال شاہ نہال حسین مقیم سخجی محلہ عشرہ ۱۲ ہجری مین شاگرد صبحبر ہوئے

تنبیہ

یہ مرحوم نہایت خوش فکر شاعر تلمیذ رشید جناب حکیم عبد الحمید صاحب پریشان کا تھا اپنی شاگردی کا داغ اوس مرحوم پر نہ لگائیے فردوس نشین تو منہ نہ آئیے شاہ نہال حسن مرحوم کا دیوان دم دیکر آپ لیکے بیٹھے ہیں اپنا تخلص اونکی غزلوں میں شریک کرکے پڑھا کیجیے یہ تو آپکے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے

عبارت مرقع فیض

قولہ ورود این حسین مقیم آرہ ہمیشہ سے شاگرد ہیں ✕

تنبیہ

ہمیشہ سے شاگرد ہیں اسکا مطلب یہ ہے اور لوگ کبھی شاگرد ہوئے کبھی آپکے اوستاد ہوئے مگر یہ ہمیشہ سے آپکے شاگرد بنے رہے ماشاء اللہ یہ عجیب تقریر اور نئی تحریر ہے ✕

عبارت مرقع فیض

قولہ ہاشم سید محمد ہاشم ابن سید مبارک حسین بلگرامی

تنبیہ

میاں ہاشم صاحب مہتمم مطبع آپکے ہیں شاید ہجو نظم اونکا ریسے مخواہ
اونکی پریشان رہتے ہیں ایک دن مجھسے اور میاں ہاشم صاحب سے
ملاقات ہوئی سکہنے لگے کہ میں نے سنا ہے کہ آپ اونکو نہاں ہیں
بہت سی شاعر وہاں ہیں خوب شاعرے ہوتے ہونگے میں نے جواب دیا
کہ آجکل میاں ویران اور بیابان اور میاں ہجر اور
یہ سب شاعر میرے پاس ہر وقت رہتے ہیں کیوں آپ کا کیا مطلب
آپ بھی کچھ شعر وغیرہ کہتے ہیں میاں ہاشم بولے خدا کیواسطے
بیابان کا کوئی شعر سنا دیجئے میاں ویران کا کوئی
اسپر مجھے ہنسی آئی اور میں نے کہا کہ ابھی آپ کوئی
کتاب پڑھ لیجئے کچھ لیاقت حاصل کیجئے تو شعر کا شوق
تو آپ کو شعر سمجھنے کی لیاقت نہیں ہے شعر کیا

پہنچنے میان ہاشم مرحوم بجوز سید ہے گھر کو تشریف لے گئے
مین سمجھا تہا کہ میری نصیحت پر عمل کرینگے مگر مرقع فیض دیکھنا اور انکے
کچھہ اشعار دیکھے معلوم ہوا کہ وہ بھی آپ ہی کی طرح پھیکے پھیکے غزل
پہیکے پہیکے اشعار کہنے لگے اور اپنی طبیعت داری سے مضمون کا خون
کرنے مین اشعار کا گلا گہونٹنے مین آپکے بہی استاد معلوم ہوے

عبارت مرقع فیض

قولہ سید یحیی علی ابن سید یحیی بلگرامی نے تیدرہ برسکی عمر مین قضا کی

تنبیہ

انکو آپکی شاگردی راس آئی افسوس بیچارے نے مفت جان گنوائی
انا للہ و انا الیہ راجعون

عبارت مرقع فیض

قولہ اگرچہ اس تمام رسالہ کے مرجع حضرت صفیر ہین اور جن لوگون کا
تذکرہ اسمین ہوا ہے اون سب کے محامد اور خوبیان جناب ممدوح

کی طرف رجوع کرتے ہین مگر اس رسالہ کو ایک مشاعرہ قرار دیکر اگر
اوستاد کا ذکر آخر رسالہ مین کیا جاے تو خالی از لطف نہوگا۔

تنبیہ

آپ اس رسالہ کے مرجع تو نہین مگر منبع ہو سکتے ہین جو عوام کی زبان
پر بلفظ ہمہ مشہور ہے جیسے ہر قسم کا پانی غلیظ اور صاف بہتا
ویسا ہی یہ رسالہ ہے جو آپنے لکہا ہے جسکے تعفن سے ناک نہین دیجاتی ہے اشعار
وہ ہین کہ جنکو سننے سے اوبکائی آتی ہے جن حضرات کا ذکر خیر آپنے کیا ان
حضرات کی خوبیان تو آپ کی طرف رجوع کرتے ہین اور آپکی شیخی آپکی
نخوت آپکی خود پسندی آپ کی انانیت آپکا غرور شاعری آپکا کذب آپکا
دروغ آپکا فریب آپکی چالاکی آپ کی حماقت آپکے اشعار کی سستی بندش
مہمل مضامین عیوب قوافی الفاظ کی حروف ردیف کے وہ بہتا زبان کی درشتی
معشوق کے ساتھ وہ بیکاشتی بہونڈی بہونڈی ناز لو دلو کے بیان یہ تمام
جہان کی برائیان کسکی طرف رجوع کرتے ہین شعر مہمل کہو تو ان

براہیون کو بھی سہو اور ذکر خیر تو آپ کا اس رسالہ مین ایسا ہوا ہے کہ انشاء اللہ تعالی
لطف اسکا تا بقای عالم اور چرچا اسکا زبان زد انام ہمہ دم رہیگا اب آپنے
حضرت نواب اسد اللہ خان غالب مرحوم کے کلام بلاغت نظام کے پہلو اور
اوسکی خوبیون کا بیان لکھا ہوتا جو آپکے نام کے خطوط مین مندرج ہین
جس سے آپ کی ہجو ملیح صاف پائی جاتی ہے مگر آپ اپنی سادہ لوحی سے
اوسکو اپنی تعریف سمجھہ رہے ہین

عبارت مکتوب غالب مرحوم بنام مصنف

آپکی طرز نگارش نظم اور نثر اور خستہ کے جوہر سے خبر دیتی ہے

توضیح

اس فقرہ پر آپ بہت نازان ہین کہ مجکو بھی غالب نے ایسا لکھا اور نہ
سمجھے کہ اوس سحر جادو تحریر نے کیا لکھا سنئے اس فقرہ کا مطلب یہ ہے
کہ جیسے آپ ہین ویسی ہی آپ کی نظم و نثر ہے جوہر کی کوئی صفت اوس
فقرہ مین نہین پائی جاتی ہے یعنی جوہر کیسا لطیف یا کثیف حسن کوئی

صفت اوس جوہر کی نہیں ہے تو ممکن ہے کہ وہ جوہر لطیف نہو بلکہ عکس اوسکا ہو جوہر تو پتھر مین بھی ہوتا ہی لکڑی مین بھی ہوتا ہے لوہے مین بھی ہوتا ہی وعلے ہذا القیاس مگر جبتک اوسکی توضیح نہ کیجائے وہ جوہر تکما ہے پس جوہر کے لفظ کے بعد صفت بیانیہ کا مقصود ہونا اوس فقرہ کے یہ معنی پیدا کرتا ہے کہ جیسا کہ جوہر آپ مین ہے آپ کی طرز تحریر اوس سے خبر دیتی ہے یعنی آپ کی تحریر نظم و نثر مین جو کچھہ عیوب ہین وہ تحریر ہی سے آشکارا ہین +

عبارت مکتوب غالب مرحوم بنام صفیر

اشعار کہہ بار دیکھہ کر دل بہت خوش ہوا سب اچھے لیکن مگر جوہر دکھلے مین اوتر گیے ہین وہ تمکو لکھتا ہون صفیر نامی وہ لب ہلا کے رہ جاتا ابھی کچھہ بات کہ نہین آتی

توضیح

جس شخص نے کچھہ بھی شعر کہے ہونگے یا جسنے دو چار دیوان ہی دیکھے ہونگے

یا جتنے دو چار مہینے کسی اہل زبان کی صحبت پائی ہوگی وہ ہرگز نہ
یون بولیگا نہ یون لکہیگا کہ ابہی کچہہ بات کرنہین آتی ہین آواز بلند
کہتا ہون کہ بات کرنہین آتی ہرگز محاورہ فصحاے دہلی اور لکہنو کا
نہین جتنے اہل زبان ہین وہ یون بولتے ہین اور جتنے شاعر ہین وہ
یون لکہتے ہین کہ ہمکو بات کرنے نہین اتی ایسی فاش غلطی اور اوسکو
غالب یون لکہو کہ یہ شعر میرے دل مین اوتر گیا ہے آپ کی ہجو ملیح نہین
ہے تو اور کیا ہے بہلا کبہی قیاس مقتضی اس بات کا ہو سکتا ہے کہ غالب نے اس
غلطی پر نظر نہ کی ہو صفیر ورق ہین جو شش مضمون گریہ سے یا دل
لبسان ژالہ ہے ہر نقطہ کتاب یہ آب یہ شعر بہی حضرت غالب جو سمجہے وہ لبین
اوتر گیا ہے کیونکہ نہ دل میں اوترا کہ وہ شعر ہی الیسا ہے ژالہ پر اطلاق آب
کا کہین نہین آیا ژالہ ایک شی منجمد ہے اور جب تک وہ منجمد ہے آب نہین
اور جب آب ہوا تو ژالہ نہین ہے پہر لبسان ژالہ ہے ہر نقطہ کتاب مین آب
کیونکر درست ہوا اس مصرعہ کی ردیف بیکار رہ گئی یا پانی ہوکر بہ گئی

ئیل اشعر آپ کا وہ بھی حضرت غالب کے دل میں اوتر گیا ہے صفیر
کہیں ہوں گرم کہیں سرد حسب موقع و وقت صفیر آگ میں ہوں آگ اور آبمیں آب

توضیح

محالات کا خیال زندہ رکھکر عناصر کے طرف انتقال اور وہ بھی کبھی ہا
اسکا نام شاعری نہیں ہے اسکو سودا کہتے ہیں آپ کی اسی مہمل گوئی اور
غلط بیانی پر غالب مرحوم نے وہ فقرہ لکھا ہے کہ آپ کی طرز نگارش
درخشندگی جوہر سے خبر دیتی ہے (ہائے آب میں آب اور سراب میں آب)
یہ طرح خاص آپ سے اور خواجہ صاحب سے ہوئی تھی جسکا ایک ایک
شعر اوپر لکھہ چکا ہوں آپکا مقطع لکھتے وقت مجھے جناب خواجہ صاحب
سلمہ اللہ تعالی کا مقطع یاد آگیا اوسے بھی اسی جگہہ لکھے دیتا ہوں
سخن سے گا سبز سخن اپنا کشت نخم وہم بہرا ہوا ہے بہت دیدۂ پر آب میں آب

عبارت مرقع فیض

قولہ اسوقت جتنے شعرای حال ہیں سب فیض یافتہ جناب صفیر ہیں

تنبیہ

وا الذہن عقیم تم بہی کیا چیز ہو کیا ہی ڈہینگ کی لی ہے اللہ اللہ رے شیخجی
واہ ری تیری تعلی اپنی حماقت شعاری کی تمنو کیاہی داد دی ہے شعرائے حال کی
تو تم برابری کیا کر سکتے ہو اونکی تو دور رہا ہے پٹنہ کا ایک نومشق لڑکا مضمون
آفرینی اور بندش مین جب کہو تمکو بہگا سکتا ہے تم سمجہے ہوے تہے کہ ہم
اپنے ہاتہہ سے اپنی تعریف لکھہ کر ملک الشعرا بن گئے اب کون ہم سے بول سکتا ہے
مگر دیکہا شعرائے حال کے ایک ادنی آزاد نے تمہاری اور تمہاری جہوٹی
ملک الشعرائی کی کیا دہجیان اوڑائی ہین اقلیم شاعری مین کون کون ابہی
دکہائی ہین ابہی کیا ہے ابہی تو معرکہ عشق کی بسم اللہ ہوئی ہے دیکہیے آگے
کیا ہوتا ہے کون ہنستا ہے اور کون سر پر ہاتہہ رکہکے روتا ہی میر

آغاز عشق ہی مین شکوہ تو نکالا ابہی — ٹک صبر کر ابہی تو کیا کیا ستم ہونگے

عبارت مرقع فیض

قولہ لیکن اوس سترہ برس کے دو زمانے قرار دیے جائین ایک زمانہ ابتدا

شاعری سات برس تک جو حضرت نے کسیکو دکھایا نہین اور دوسرا
دس برسکا زمانہ صفیر بلبل کے چھپنے تک اوسکے بعد ایک زمانہ دس برسکا
لیا جای جب سیر شہر و امصار کرتے رہے اوسکے بعد ایک زمانہ پانچ برسکا
آجتک شمار کیا جای اس حساب سے اب تک چار زمانے ہوتے

تنبیہ

شعر کہنے کے بھی زمانے ہین	کیا زمانہ کا انقلاب ہوا

کسی شاعر کو گو وہ کیسا ہی کیون نہو یہہ نہین سُنا کہ اوسنے اپنی شاعری کو
پانچ زمانون پر تقسیم کیا ہو آپ کی شاعری کی ترکیب ہی نئی ہے
شاگرد بنائے جاتے ہین شاگردون کی فہرست چھپتی ہے جیتے جی [illegible]
ہین اشعار آپکے دیئے جاتے ہین تو آپ اونکو اپنی نو مشق اور بچپن کے [illegible]
بتاتے ہین آپ تحریر فرماتے ہین کہ صفیر بلبل کے چھپنے تک ١٧ برس کی
اور یہہ زمانہ آپنے نو مشقی اور سہل گوئی کا قرار دیا ہی تو آپ نے صفیر بلبل [illegible]
کیون نہ لکھدیا کہ ہین ہنوز نو مشق ہون شعرا سب کلام کی عیوب کو [illegible]
ملاحظہ فرمائین اللہ اللہ سولہ سترہ برس تک راندن اشعار ہی کہا [illegible]

اسکے سوا دوسرا کام نہ کیا مگر پہر بھی نومشق ہی رہے سچ ہی شعر

این کرامت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدای بخشندہ ٥

اب تو ۳۲ برس کی مشق ہے اب بھی تو کچھہ رنگ طبیعت دکھاتی کوئی شعر تو لطیف فرمائیے یا ہنوز بیچپنے ہی پر لے جائیگا تو مشقی ہی کا عذر لائیگا اب مین اس کتاب کو آپ ہی کے کلام بلاغت نظام پر ختم کرتا ہون اور غزل طرح جو آپنے جناب کنور بسکہر راج بہادر رحمتی کے مشاعرہ حال مین بماہ شعبان ۱۲۹۵ ہجری تصنیف فرما کر پڑہی اور جو تحفہ انجمن رحمتی مین بصفحہ ۳۷ چہپ چکی ہے اور جسکے چہپنے کیوقت آپنے مطبع مین جا کر کاتب کی غلطیان درست فرما کر غلطنامہ بھی اوسکا چہپوا دیا ہے اوس غزل کے بعض اشعار لکہے دیتا ہون کہ ناظرین آپ کی ۳۲ برس کی مشق شاعری اور آپکے فن سخن کے کمال کو ملاحظہ فرمائین والسلام علی من اتبع الہدی

خمسہ بر غزل جناب سید فرزند احمد صاحب صفا المتخلص بہ صفیر مطبوعہ تحفہ انجمن رحمتی رقمزدہ ۱۲۹۵ ہجری از نتایج طبع وقاد جناب مرزا بیگ صاحب لکہنوی المتخلص بہ آزاد ادام اللہ بقاءہ وحفظہ اعدائہ المعروف بہ مرزا صاحب مقیم